

جیٹرویل نمبر ۲۶۵۰

ماہواری جبریدہ

شہسلا  
الام  
یہ

پارچ ۳۳ ۱۹

دی  
ظہار حیدر دہلوی

# بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت والطرقت فخر العلماء قدوة السالکین  
زبدۃ العارفین امام العاشقین مولانا الحاج محمد ذاکر گوی نور اللہ مرقدہ

من جانب

اراکین حزب الانصار بھیلہ (پنجاب)

اغراض مفت صادر، اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ  
تبلیغ و اشاعت اسلام، اصلاح رسوم، احیاء و اشاعت علم دینیہ۔

قواعد و ضوابط

خرج

- ۱۔ رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ بذریعہ دی۔ پی ۵۰ زیادہ ہونے میں جو صاحب یا چھوپیہ یا اس زیادہ رقم بغرض اعانت ارسال فرمائیں گے۔ وہ معاون خاص تصور ہوگی ایسی حضرات کے اسمائے گرامی شکر کیا تو بیع رسالہ ہوا کریں گے۔
- ۲۔ غریب و مفلس اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت سالانہ غیر مقرر ہے۔
- ۳۔ ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جاتا ہے۔ چندہ رکنیت کم از کم چار آنے ماہوار یا تین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔
- ۴۔ نمونہ کارچہ ہر ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے مفت نہیں بھیجا جاتا۔
- ۵۔ رسالہ ہر گزریزی ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے محکمہ ڈاک کی بے عنوانیوں اور دیہات کے چھٹی رسالوں کی غفلت سے اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ ایسے جس صاحب کو رسالہ نہ ملے وہ مہینے کے آخر میں اطلاع دے دیا کریں۔ ورنہ دفاتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل تر

ماہ ہر سالہ شمس ۱۴۱۵ھ بھیلہ بھیلہ بھیلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماہنامہ جبرئیل

# شمس الاسلام

بھ (پنجاب) لیرہ

جلد ۳۴ باب ۱۲ مارچ ۱۳۳۵ء ۱۵ مارچ ۱۳۵۵ء ۱۳۵۵ء ۱۳۵۵ء ۱۳۵۵ء

نمبر شمار	فہرست مضامین	نمبر صفحہ
۱	فتنہ قادیان	۲
۲	باب الحدیث	۵
۳	شیعوں کے ائمہ کا علم کتاب	۶
۴	مرد و عورت	۱۴
۵	برق آسمانی بر خرمن قادیانی (صلی)	۶۵ ۹۶

نوٹ:۔ فروری کے رسالہ میں ۶۴ صفحات برق آسمانی کے چھپ چکے ہیں۔ مارچ کے رسالہ میں ۶۴ صفحہ سے آگے مسلسل قسطوں میں اشاعت پذیر ہونگے۔ "مینجر"

# فتنہ قادیان

## کشمیر میں سیلاب اترتا

کشمیری مسلمانوں کا ایمان بچانے کی فوری کارروائی کی ضرورت  
 کشمیر کمیٹی کی کفر پرور سرگرمیاں رنگ لارہی ہیں کشمیر میں میرزائیت  
 کی جڑیں متحکم و اتوار ہو رہی ہیں لوگوں کے دلوں میں میرزائیت کیلئے وقار  
 حاصل کیا گیا ہے۔ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۳ء کو قادیان سے مبلغین کے  
 دو قافلے میرزائیت کی تبلیغ کیلئے کشمیر کی طرف روانہ ہوئے تھے  
 ایک قافلہ بسرکردگی مولوی محمد یوسف شمالی کشمیر کے علاقہ مدر۔  
 گاندریل۔ کنگن۔ سونمرگ۔ علاقہ دراس۔ علاقہ گریز بند پور۔ سوپور۔  
 بارہ مولا اور ہندواڑہ کے ملحقہ دیہات میں دورہ کر رہا ہے دوسرا  
 قافلہ بسرکردگی مولوی عبد الواحد جنوبی کشمیر کے علاقہ سری نگر۔  
 اسلام آباد۔ پورمہ۔ کولگام۔ نشوپایاں۔ ناسنور اور پاڑی پورہ  
 میں میرزائیت کا زہر پھیلا رہا ہے۔ اس سے پہلے نشوپایاں وغیرہ

میں میرزائی نہایت زور سے کام کر رہے ہیں کشمیر سے نوجوان  
 طلباء فراہم کر کے قادیان بھیجے جاتے ہیں اور انہیں ضروری تعلیم  
 دیگر تبلیغ کی خدمت پر مامور کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی تمام  
 اسلامی انجمنیں معلوم نہیں کیا کر رہی ہیں مجلس دعوت و ارشاد لاہور انجمن  
 تائید اسلام لاہور۔ انجمن حزب الاحناف لاہور۔ انجمن خدام الدین لاہور۔  
 جمعیتہ العلماء ہند۔ مجلس احرار۔ مجلس خدام الصوفیہ ہند۔ مرکزی مجلس مبالغہ  
 دارالعلوم دیوبند و ڈابھیل و جملہ اسلامی انجمنوں کی خدمت میں  
 عاجزانہ درخواست ہے کہ اس فتنہ کے سد باب کی طرف فوری توجہ  
 کریں۔ اور اس کو فتنہ اشدھی سے کم نہ سمجھیں جن اصحاب کی نظر  
 سے یہ سطور گزریں وہ اپنی اولین فرصت میں مقتدر اسلامی انجمنوں کے  
 اراکین کو اس کی طرف توجہ دلائیں خصوصاً کشمیری احباب  
 ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور مستفیض کریں۔

حزب الانصار کا تبلیغی وفد دورہ کشمیر کیلئے تیار ہے۔ مگر  
 اتنے بڑے اہم کام کیلئے سرمایہ کے علاوہ کشمیری علماء و زعماء کی  
 ہمدردی و اتحاد عمل کی سخت ضرورت ہے۔ حزب الانصار کے

غریب مفلس ارکان اس قدر کثیر مصارف کے متحمل نہیں ہو سکتے مصارف سفر کیلئے فوری امداد درکار ہے رسالہ ہذا کی تاریخ اشاعت پندرہ دن کے اندر ہی قوم کی بے توجہی یا توجہ کا اندازہ ہو جائیگا۔ مختیر اصحاب بہت جلد امدادی رقم بذریعہ مینی آرڈر ارسال فرمائیں اور سفر کیلئے ہدایات اور مشوروں سے بھی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ یکم مارچ ۱۹۳۳ء

عاجز: ظہور احمد بگڑی کان اللہ! صدر حزب الانصار بھیرہ

## کشمیری اصحاب خاص توجہ کریں

چند مستعد محنتی۔ درود دل رکھنے والے نوجوان کشمیری درکار ہیں جو کسی قدر تعلیم دینی یا دنیوی حاصل کر چکے ہیں۔ اور کشمیری زبان میں تقریر بھی کر سکتے ہیں۔ ایسے اشخاص کو ماہوار وظیفہ ملا کر لگایا اور ان کے جملہ مصارف حزب الانصار کے ذمہ ہونگے۔ انہیں کچھ عرصہ دارالعلوم غزنیہ بھیرہ میں رکھ کر تبلیغ کا کام سکھایا جائیگا۔ کشمیری احباب بہت جلد اس اہم اور ضروری کام کی طرف توجہ فرمائیں۔ مہتمم دارالعلوم غزنیہ بھیرہ (پنجاب)

یکم مارچ ۱۹۳۳ء



# باب الحديث

## رزق حلال کی تلاش

رزق حلال کی تلاش فرض ہے۔ اور جب کوئی انسان اپنی روزی کو طیب نہیں بناتا۔ تو وہ لذت عبادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور قبولیت دعا سے محروم ہو جاتا ہے۔ صحیح مسلم و ترمذی میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد موجود ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمْرًا مُبِينٌ بِمَا أَمَرَكُمْ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ الشَّفْرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعُدْيُهُ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ

لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک شے ہی قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا جو انبیاء کو دیا۔ دیکھو ایک آیت میں ہے۔ اے رسولو پاک چیزیں کھایا کرو۔ اور عمل صالح کیا کرو۔ دوسری آیت میں ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی وحی ہوئی رزق میں سے پاک چیزیں کھایا کرو۔ بعد ازاں نبی صلعم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص لمبا سفر کر کے آتا ہے۔ میلا کچھلا غبار آلود آسمان کی طرف ہاتھوں کو پھیلاتا ہے یا رب یا رب کے نعرے لگاتا ہے۔ اور اس کا کھانا پینا۔ لباس حرام کا ہوتا ہے حرام کھا کر پلا ہے۔ پھر ایسے شخص کی بات کیونکر

قبول ہو سکتی ہے؟

اس حدیث سے اکل حرام کی برائی اور اکل حلال کی اہمیت بخوبی آشکارا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مکاسب و مطاعم میں سب سے بہتر کون سا کسب ہے؟ اس کا جواب یقیناً یہ ہے کہ تجارت اور تجارت کے فضائل

۱۔ تجارت ہی وہ شے ہے جس کا احسان اللہ تعالیٰ

نے قریش پر جتایا ہے۔ لَا يَلَاقُ قُرَيْشٌ اِيْلَهُمْ حِلَّةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ  
قریش کو یاد کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے گرامی، و سرکاری کاروانوں کے کامیاب ہونے  
میں ان کے اندر کیے ایلاف و اتفاق کو مضبوط کر رکھا تھا۔

۲، تجارت ہی کے لفظ کو ایمان کا مشبہ بہ ٹھہرا کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْتَبْشِرُوا  
بِلَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ (توبہ) خوش ہو جاؤ۔ اس خرید و فروخت پر جو تم نے کی ہے  
۳، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اراد الدنيا فليتجبر (جو دنیا کو چاہے وہ تجارت کرے۔

## شیعوں کا آئینہ اولوالالباب اور ان کا علم کتاب

(از خان زادہ غلام احمد خان صاحب بنگش - بنگو)

سب اقل میں شیعوں کے عالمِ علوم ربّانی کا شرف اسرارِ حقانی شیخِ علامہ  
عبدالحی آلہروسی الطہرانی کی کتاب الموسوم بہ (مواعظ حسنہ) کے ص ۲۱۱ سے  
چند سطور بطور تمہید مدعا پیش کر کے خاتمہ پر اصل مقصد کی طرف رجوع کروں گا تاکہ  
معمولی ذہن والے بھی ان سے استفادہ کر سکیں۔ شیخ صاحب علامہ دوران کیا  
فرماتا ہے۔

مواعظ ص ۲۱۱۔ واقعی جب علمِ کلبی زجاج - قنّادہ وغیرہم پر منتھی ہوگا۔ تو یہ  
گندہ کاری پیدا ہوگی ص ۲۱۱

مواعظ ص ۲۱۲۔ چونکہ لوگوں نے قرآن کو اہل قرآن سے نہ لیا۔ زجاج کلبی و قنّادہ  
زنجشری سے قرآن لیا۔ یہ گندہ کاریاں پیدا ہوئیں۔ اور اندھے تقلید کی وجہ  
سے قرآن میں تدبیر نہیں کرتے۔

نوٹ: سرکار عبدالحی کا منشاء اس ارشاد سے یہ ہے کہ سنی اپنے مفسرین کی رائے  
پر چلتے ہوئے اندھے مقلد بنے ہوئے ہیں اور ہمارا علم براہِ راست اماموں سے ہے  
نہ کہ زجاج کلبی وغیرہ سے اس واسطے ہم ان کی طرح ٹھوکر بن نہیں کھاتے۔



اس اظہار کے بعد اب میں شیعہ اماموں کے علوم اور ان کے قرآن دانی سے ناظرین کرام کو روشناس کرنے کے بعد معاملہ اور اس کا تصفیہ اُن ہی کی رائے اور ایمان پر چھوڑوں گا۔

اصول کافی - کتاب الکفر والایمان ص ۳۶ :- عن ابی عبد اللہ قال ان اللہ عز وجل لما اراد ان یخلق آدم علیہ السلام بعث جبرئیل فی اول ساعۃ من یوم الجمعة فقبض قبضۃ من السماء السابعة الی السماء الدنیا واخذ من کل سماء ترسۃ - وقبض قبضۃ اخری من الارض اسابعة العلکلیا الی الارض السابعة القصویٰ :

اس میں شیعہ امام جعفر کا قول ہے کہ آدم بخیر کے بنانے اور پیدا کرنے کے واسطے جس طرح ساتوں زمینوں سے ایک ایک مٹت مٹی جبرئیل امین نے بحکم رب العالمین لی تھی۔ اسی طرح ساتوں آسمانوں سے بھی ایک ایک مٹت مٹی لیکر کل مجموعہ ۴۲ مٹت مٹی جبرئیل علیہ السلام نے جمع کر کے صورت آدم علیہ السلام کو اُس آسمانی اور زمینی مٹی کے مچون مرکب سے بنایا جو کہ مذکور ہوا۔

یہ تو ہوا امام ششم جعفر صادق صاحب کا قول۔ اب امام ہشتم کا بھی سننا چاہیے کہ وہ کیا فرماتا ہے۔

مواعظ حسنہ ص ۲۱ :- حضرت رضا سے سوال کیا کہ خداوند عالم اس آیت مبارکہ اللہ الذی خلق سبع سماوات ومن الارض مثلهن - اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان اور اتنی ہی زمینیں پیدا کی ہیں۔ فرماتا ہے۔ زمینیں بھی مثل آسمانوں کے سات ہیں۔ حالانکہ زمین ایک ہے۔ اس کا جواب کیا ہے۔ فرمایا۔ ہذہ الارض

لہ اس مضمون میں جن اماموں پر جرح کی گئی ہے وہ شیعوں کے فرضی ایٹم ہیں ایسے صفات کے ایٹم کا وجود اہل سنت تسلیم نہیں کرتے۔ کوئی صاحب انہیں حضرت امام جعفر صادق باجنت امام علی رضا علیہم السلام نہ سمجھے۔ ہر دو جلیل القدر امام اہل سنت والجماعت کے عقائد پر تھے۔ ان کا شیعوں سے کوئی تعلق نہیں۔ (مدیر)



ایک تیسری زمین اور اُس پر تیسرا آسمان بطور چھت کے قائم ہے۔ اسی طور پر رفتہ رفتہ ساتویں زمین پر ساتواں آسمان قائم ہے اور اُس کے اوپر عرش عظیم ہے رضائی تفسیر اعتراض اول :- کیا ہر ایک زمین کے باشندے بنی آدم میں یا کوئی اور جنس۔

دوم :- ان کی ہدایت کے لئے یہی محمد رسول اللہ مبعوث ہوئے تھے یا کوئی اور سوم :- ان کی زندگی کا مدار ہماری طرح کھیتی باڑی پر ہے یا کیا۔ اور اگر ہماری طرح ہے۔ تو چوتھے آسمان سے اوپر زمین والوں کا فصل اور ان کے سیوہ جات کی پیداوار کیونکر ممکن ہو سکتی ہے جبکہ سورج اُن سے نیچے نیچے چکر کھا رہا ہے چہام :- اگر حضور کے دادا صادق صاحب کو ہم صادق تسلیم کرتے ہوئے آسمان کا وجود تربت یعنی مٹی سے مانیں۔ تو اتنے بڑے بڑے ڈاٹ جو سات آسمانوں کے نام سے ایک دوسرے پر طبق طبق چھتوں کی صورت سے دکھائی دے رہے ہیں کچھ مٹی سے کس طرح قائم اور آج تک محفوظ ہیں۔

پنجم :- اگر ہم جواب دیا جائے کہ خدا تعالیٰ قادر ہے۔ وہ اپنی قدرت کا طے سے کچھ ڈاٹ بھی قائم رکھ سکتے ہیں۔ تو ہم جواب دینگے کہ آپ کا یہ دلیل محکوم ملین نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آپ کے کاشف اسرار ربانی حارث علوم ایہ حقانی تحقیقات جدیدہ پر ایمان لا کر لکھ مارا ہے۔ اب ترقی علوم اور تحقیقات جدیدہ سے سات زمینیں ثابت ہو گئیں۔ بلکہ ان کی آبادی کا حال بھی منکشف ہو گیا۔ اس تحقیقات جدیدہ سے ہم بھی اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ مٹی یا پختہ انیٹ سے اس قدر کروڑوں میل کشادہ ڈاٹیں ہزار ہا سال سے ہرگز قائم نہیں رہ سکتے۔

ششم :- امام ششم کا بیان ہے کہ آسمانیں ساتوں کے سات تربت یعنی مٹی کے ہیں لیکن امام ششم کہتا ہے نہیں۔ ہر ایک آسمان کے اوپر اسی طرح علیحدہ علیحدہ

ضروری گذر گزشتہ جن کلمات کی میلا خرمیاری ختم ہو چکی ہے یا جن حضرات کی خدمت میں یہ اس قدر قبولیت فرمائی کہ اس پر ایمان لایا ہو وہ یہاں کوئی نسخہ نہیں بخور دیتے بلکہ اساتذہ کرام و مرسلہ ائمہ

زمینیں قائم ہیں۔ اس اختلاف کا جواب کیا ہے جبکہ حسب حدیث کافی جملہ امام علم اور شجاعت میں باہم برابر ہیں۔ اگر ان روایات میں تقیہ کی آمیزش ہے۔ تو پھر اس کو واضح کرنا چاہئے کہ کس امام نے سچ بولا۔ اور کس نے اصلی واقعات کو تقیہ کی چادر میں چھپا کر نہ بیان سے کام لیا۔

ہفتم۔ شب محراج میں جس قدر واقعات رسول خدا کی زبانی کتبہ یقین میں درج ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہیں۔ یہیں اس کتاب کا حوالہ دیا جائے جس میں یہ درج ہو کہ رسول اللہ نے آسمانوں کے اوپر فلاں فلاں زمینیں دیکھی۔ اور ان کی خلقت اس قسم کی تھی۔ اور فلاں فلاں واقعات رُومنا ہوئے۔ مگر چونکہ شیعوں کا مذہبی بنیاد ہی قصہ کہانیوں اور بے سرو پا خرافات پر قائم ہے۔ اس لئے تحقیقات جدیدہ پر ایمان لاکر جھٹ حوالہ دیا۔ کہ امام صاحب کا حدیث درحقیقت درست تھا۔ لیکن اس زمانہ میں علوم کی اس قدر ترقی نہ تھی۔ اس لئے اس کو مفصلات اخبار یعنی پوشیدہ رازوں میں شمار کیا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی طرح تحقیقات جدیدہ پر ایمان رکھنے والے برخلاف قرآن مجید زمین کو متحرک اور اور سورج کو ساکن مانتے ہوئے اسلامی وقار کو ملیا میٹ کر رہے ہیں۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے وَالشَّمْسُ بَجَرٍ لِّمُسْتَقَرٍّ لِّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ خدا تعالیٰ تو گردش آفتاب کا قائل ہے۔ اور بیدینوں کا ایمان تحقیقات جدیدہ پر ہے۔ اور وہ حسب اقوال اروپا زمین کے چکر پر یقین کئے ہوئے ہیں۔ بمصدق "شملہ بقدر فضیلت" اعتقاد بقدر ایمان۔

شبکہ امام کی اب دوسری تفسیر ملاحظہ ہو۔ قرآن مجید میں ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔ یعنی پیدا کیا ہم نے انسان کو نہایت اچھی صورت سے۔ از روئے موزونیت قامت و حسن صورت و صلاحیت کمالات صوری و مخزوی الخرض تحت لفظ معنی سے بھی یہی توجہ نکلتا ہے کہ تمام کائنات عالم میں از روئے قدر و قامت و تناسب اعضا انسان سب سے زیادہ موزون اور

خوبصورت ہے لیکن شیعہ امام کی تفسیر اس کے متعلق کیا ہے۔

حیات القلوب جلد اول ص ۳۱۱ :- اما آدم پس گریست در وقتیکہ  
اورا از بہشت بیرون کردند و سرش در درے از درہائے آسمان بود از بیابانی  
لمبندی قائمش پس آنقدر گریست کہ اہل آسمان متاؤدی شدند از صدائے گریہ  
او۔ و شکایت کردند بوسے خدا۔ پس خدا قامتِ او را کوتاہ کرد۔

یعنی آدم علیہ السلام کو جب جنت سے نکالا۔ تو اس کا قد مبارک اس قدر  
اونچا تھا کہ آسمان کے ایک دروازہ میں سر کو اندر کے مہوے نورشور سے  
روہے تھے۔ یہاں تک کہ اس کی فریادوں سے تنگ آکر فرشتوں نے خدا  
تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شکایت کی۔ تب خدا نے اس کے قامت کو کم کر دیا۔  
(فرمایا اسکو امام جعفر شیعہ نے)

لطف تو یہ ہے کہ ایسے خندہ آفرین۔ خلاف عقل و نقل داستانوں کے سننے  
والے کوئی معمولی مرثہ گو یا قصہ خوان نہیں۔ بلکہ امام صادق بحق ناظرین کہنے والا اور  
اس کا قائم مقام علامہ باقر مجلسی نقل کرتے والا۔ اور صد ہا سال سے دنیا و فضا  
بلاچون و چرا قبول کرنے والے نہ صرف یہ نامعقول ارشاد بلکہ اس قسم کے ہزار ہا  
ایک سے ایک بڑھکر یہودہ بے معنی روایات ہیں جن پر اماموں کی احادیث  
کے نام رکھے ہوئے ہیں جن میں سے ایک موجودہ زیر بحث ہے۔ معلوم نہیں  
ایسے چیمتاؤں سے شیعہ امام کا منشاء کیا ہے۔ اگر سب سے انکشافات آتے  
اپنے علمی کمالات کا سکہ جمانا ہے۔ تو وہ آپ کی بدزبانی سے تمام سبائی پارٹیوں  
میں مسلم اور ان کا آپ کے اوپر ایمان ہے۔ ہے سنی۔ ان میں جو جاہل اور  
رافضہ کی طرف مائل ہیں۔ ان کا تو میں کچھ جواب یا صنادی نہیں کر سکتا لیکن  
جو سنی آپ کی کتب کا عالم ہے۔ اور اس کو آپ کے تقیہ آمیز چال چلن دوسری  
دوزبانی بلکہ سہ زبانی معلوم ہے۔ اور آپ کے حلال و حرام کے معجون مرکب  
نسخے کا اس کو پتہ ہے۔ اور بقول کتاب مجالس المؤمنین آپ حضرت امام اعظم

الوضیفہ کو مرد و خیال کرتے تھے۔ تو پھر ہم کیوں آپ اور آپ کے علم کو مرد و خیال نہ کریں۔ میں ایک عام فہم سوال پیش کرتا ہوں۔ ہر ایک انسان کا قدم تقریباً اس کے قد کا پانچ گنا بلندی میں ہوا کرتا ہے۔ اور شاؤ و نادر پانچ گنا بھی ہوتا ہے۔ رسول کریم کی حدیث ہے کہ آسمان تک پانچ سو سال کے عرصہ میں آدمی پہنچ سکتا ہے پس یومیہ اگر کم سے کم ۱۵ میل شمار کیا جائے تو ایک آدمی غایت مشرق جاپان سے غایت مغرب انگلستان تک ایک سال چار ماہ بیس دن میں پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ جاپان جوزین کے غایت مشرق میں واقع ہے۔ اور برطانیہ جو غایت مغرب میں ہے۔ دونوں کے درمیان تقریباً چھ سو سات ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ اور میں نے پانچ سو میل احتیاطاً بڑھا کر ساڑھے سات ہزار تخمینہ لگا کر حساب پیش کر دیا۔ تاکہ آپ کو غور کرنے کا پورا پورا موقع حاصل ہو۔

اب ذرا پلٹ کر آؤں اور اس کے قدم کو بھی مابین ضروری ہے آدم علیہ السلام کا قدم پانچ حصہ کے حساب سے اس قدر بلبا ہوتا چاہئے کہ ایک روز مرہ کے چلنے والا آدم علیہ السلام کی ایڑی سے انگلی کے سرے تک کم از کم اسی سائیکل چلتا ہے۔ یعنی اپنی لمبائی کے لحاظ سے اس کا قدم مبارک زمین سے تقریباً ۵۲ گنا لمبا تھا۔ کیونکہ اس کا سر اقدس آسمان کے دروازہ سے بھی اوپر نکلا ہوا تھا۔ حالانکہ آسمان کی موٹائی بھی اسی قدر بعض حدیثوں میں درج ہے۔ تو پھر اس صورت میں آپ کا قدم محترم زمین کے سو گنا سے بھی زیادہ تھا۔ اب ہم جناب صادق کے اُمتی اور اس کی احادیث پر ایمان لانے والے ذرا ٹھنڈے دل سے بتلائیں کہ اس صورت میں حضرت ابوالبشر کہاں پر کھڑے ہو کر رافضیوں کی طرح اپنے شور و بکا سے آسمان کو سر پر اٹھا لیا تھا۔ اور اس حالت میں وہ اپنے قامت فلک رسا سے کیسے دلربا اور (احسن تقویم) کا نقشہ پیش کرتے ہو گئے۔

سب سے صادق مجھ کو آپ کے پیچھے پاک کی قسم کہ اکوان دیو کا رسم کو آسمان

ہیں جس قدر آپ کے اس قسم کے ارشادات۔ کیا ایسی کہانیاں سے آپ کی عزت بڑھ سکتی ہے۔ کجا خلا کا فرمانِ مصفا و شفاف اور کجا آپ کا یہ نہدیان فلک شکاف۔  
**برادران اسلام!** آپ میرے اس لفظ نہدیان سے چیں بہ چیں نہ ہوں اب میں کچھ اور احادیثِ ائمہ شیعہ کی پیش کر دوں گا۔ اگر آپ اس کو بھی نہدیان نہ سمجھیں۔ پھر میں آپ کے ہر ایک لعنِ ملعون کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں ذرا ٹھنڈے دل اور غور سے سماعت فرمائیں۔

## شیعہ امام کا تیسرا تفسیری نوٹ مطالعہ ہو

حیات القلوب جلد سوم ص ۱۳۵:۔ از حضرت باقر وایت کردہ است و تفسیر قول حق تعالیٰ (کَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْفَجَارِ لَفِي رَسَجٍ) یعنی چٹان نیست کہ شما گمان میکنید کہ قیامت نخواہد بود۔ بدرستیکہ نامہ اعمال فوج کنندگان در سبجین است و آں در طبقہ ہنقم زمین است یا چاہے است در جہنم حضرت فرمود مراد از فجار دریں آیہ (الْبُكْرَ وَ عَمْرَ وَ اتَّبَاعَ اِیْشَا) است بعد از اں فرمودہ (وَلِیُّ یَوْمَئِذٍ لِلْمُكْذِبِیْنَ الذِّیْنَ یَكْذِبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ) یعنی دای و آں روز مرگندیب کنندگان را کہ دروغ مے پندارند روز جزا را حضرت فرمود کہ ایشاں البکر و عمر زند۔ شیعہ اماموں سے پہلے خبر سنی ذرا ترجمہ نہیں۔

امام باقر امام جعفر کا والد بزرگوار قرآن مقدس کے مرقومہ بالا آیات کے ترجمہ میں حسب ذیل فقرہ فشاں ہے۔ کہ فجار جن کا عمل نامہ دوزخ میں ہوگا۔ آسا سے مراد البکر و عمر اور ان کے پیروی کرنے والے یعنی اہل سنت ہیں۔ اور جھوٹے قیامت سے منکر مکذبین بھی البکر و عمر ہیں۔

دیکھا! یہ نہدیان ہے یا نہیں۔ ایمان سے کہنا۔ ایران۔ افغانستان۔

اس سے بھی شیعوں کا فرضی امام مراد ہے حضرت امام محمد باقر ابن امام زین العابدین مراد نہیں ہیں و میر



خراسان - ترکستان - عراق و اذربائیجان - شام مصر تا سوڈان بلکہ ہندوستان تک فتح کرنے والے قیامت کے منکر اور بھلے اپنے عمل ناموں کے دوزخ میں ہوں لیکن دُورِ رخ و دُوزبان تقیہ کی چادر میں جھوٹ بولنے والے اور ان کے فدائی تابعین جہاد کے نام سے بھاگنے والے گرگ کے نام کی طرح ہر دوطرف سے کیساں عکدر آمد کرنے والے حقہ نوش - دین فروش مع اپنے غار میں روپوش ڈرپوک کے جنتی اور راہِ راست پر ہوں - یا لاجب آیات کائنات ہو تو کفار کے متعلق اور شیعہ امام ان کو چسپاں کرے صحابہ خیر الانام اور فاتحین اسلام پر - بیشک اگر ہم اپنے مفسرین صہم اللہ کے ذبیحہ نکات پر باخبر نہ ہوتے تو شیعہ اماموں کی بدولت غرق ضلالت ہو کر ان محندہ کاریوں میں پھنستے - فالحمد للہ شہد الحمد للہ :

## مرد و عورت

اس دور الحاد و دہریت میں مرد و عورت کے قویٰ کو بالکل مساوی سمجھا جاتا ہے حالانکہ قرآن پاک میں مرد اور عورت کی فطرت کو بالکل واضح الفاظ میں متھاوت بیان کیا گیا ہے - اور جس میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہ سکتا -  
 ۱۔ اِنَّکُمْ اَحکامُ شَرِعی کی پابندی کی مرد اور عورت کو یکساں تکلیف دی گئی ہے مگر حاجا خطاب اور امر و نواہی مردوں کو کیا گیا ہے - اور اسی خطاب میں عورتیں بھی داخل سمجھی جاتی ہیں - یا ایہا الذین امنوا - اقیموا - اتقوا - اتقوا - یتقون - متقین - اسجدوا - ارکعوا - لا تقربوا - قولوا - لا تدخلوا - وغیرہ -  
 صرف مذکر کے صیغے ہیں - مگر عورتیں ان کے مفہوم میں شامل ہیں اور یہ امر صریح طور پر

۲۔ اسی خیال پر علمائے اسلام میں یہ اختلاف ہے کہ آیا اوامر و نواہی مرد اور عورت دونوں کی طرف اولاً اور بالذات عائد ہوتے ہیں یا اولاً اور بالذات مرد کی طرف اور

دلائل کرتا ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت ہے اور منشاء فضیلت تفاوت فطرت کے سوا اور کیا ہے۔ بعض مواقع پر عورتوں کو علیحدہ بھی خطاب ہوا ہے مگر وہ محل ہی بالخصوص عورتوں کی تصریح کا تھا۔

(۲) ایک مرد کی شہادت کو وہی وزن دیا جاتا ہے جو دو عورتوں کی شہادت کو۔ اس کی وجہ بجز عورت کے ضعیف الفطرت ہونے کے اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور بائینہ عورت کی نسبت علیحدہ حکم دیا کہ اگر ایک اولائے شہادت میں غلطی کر جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے مگر مرد کی نسبت بالصریح ایسا نہیں کہا جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ عورتوں کو قواد و مانغیہ مردوں کے برابر نہیں دئے گئے۔

(۳) تقسیم وراثت میں مذکر اور مؤنث کی نسبت حصص کو **لِّلذَّكَائِ مِثْلُ مَا لِلنِّسَاءِ** (تقیم وراثت میں مذکر اور مؤنث کی نسبت حصص کو لِّلذَّكَائِ مِثْلُ مَا لِلنِّسَاءِ) کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ اس حکم میں گو دیگر اسرار بھی مخفی ہیں جو ہمارے اس بحث سے غیر متعلق ہیں مگر مرد کے فطرۃ قویٰ و الاستحقاق ہونے پر یہ ہے جس سے اس کی ترجیح عورت پر ثابت ہوتی ہے۔

(۴) طلاق کا اختیار صرف مرد ہی کی ذات تک محدود ہونا مرد کی فضیلت پر صریح طور پر دلائل کرتا ہے۔ اور اس حکم میں جو پیشمار مصالح مد نظر ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ عورت مرد کی نسبت ضعیف الفطرۃ ہے۔ بات بات پر بگڑا کر غیر مستقل رائے ہو جاتی ہے۔ مگر مرد وسیع حوصلہ اور زیادہ انجام بین ہوتا ہے۔ اسلئے سوا مجبورانہ حالت کے کبھی طلاق پر آمادہ نہیں ہوتا۔ اگر ہمارے بعض کچھ ایش اور نادان و قفان بشریت کی رائے پر عمل کر کے طلاق کا اختیار مرد اور عورت کو یکساں طور پر دیا جاوے۔ تو غالباً اسی فیصدی عورتوں کے جیتے جی زندہ بن جائیں۔ یا اس بندش اب بھی ہزاروں ایسی عورتیں ہیں جو نکل

اس یہ مسئلہ بجائے خود بہت سے امور کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہے بلکہ بعض ایسے حضرات یہ کہا کرتے ہیں کہ اگر تعظیم نسوان کی ترقی ہو جائے تو عورتوں کو قسم کی خود سری کا موقعہ مل سکیگا مگر ہم کہتے ہیں کہ فطرت کو بدلنا محال ہے۔ ہمیں کئی ایک مثالیں ایسی معلوم ہیں کہ کبھی طبیعت مذہب میں بیکار ثابت ہوئی ہیں ممالک مغربی کی حالت کو دیکھ لی جہاں تہذیب کے آفتاب چڑھا چکے مگر اولاد الزامی

بھاگتی ہیں اور اس کی وجہ بجز ان کی کمزوری فطرت کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ وہ حالات جن میں عورت کو بھی طلاق حاصل کرنے کا اختیار ہے وہ خاص صورتیں ہیں۔ ان سے ہمارے دعوے میں فرق نہیں آتا۔

(۵) قرآن مجید نے کسی عورت کے بنی معیشت ہونے کی خبر نہیں دی۔ اور نہ کسی دیگر آسمانی کتاب میں کسی عورت کا بنی ہونا مذکور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ نبوت ایک منصب عظیم ہے جس کے انصرام کے لئے تمام قوائے فطریہ کا بروجہ اکمل مخلوق ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام ظاہری اور باطنی قوائے میں اپنے دیگر انبیاء جنس سے بڑھے ہوئے تھے۔ کتب سیر و احادیث میں اس کی بہتری مثالیں ملیں گی۔

(۶) قرآن مجید میں صاف لکھا ہے۔ الرَّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ جس بالکل مسئلہ زیر بحث کی توضیح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مردوں کو عورتوں پر تسلط کرنا اور انہیں ان کی ہر ایک قسم کی ہموادی کا متکفل قرار دینا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ مرد کو عورت پر فطرتاً فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ کامل کو ناقص پر غالب رکھنا بالکل قانون فطرت کے مطابق ہے۔ مگر برعکس کبھی نہیں ہوتا۔

(۷) قرآن مجید میں لکھا ہے وَلَا تَنْسُوا الْفَصْلَ بَيْنَكُمْ۔ ان الفاظ سے قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ مرد کو خداوند کریم نے عورت پر فضیلت بخشی ہے۔

(۸) قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔ اَوَامِنٌ يَلْتَسَوْنَهُ فِي الْحَيَاةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ (باقی آئندہ)

۱۵ کفار و مشرکوں خدا کی بیانیہ کتب سے ان کے غلط خیال کی تردید میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا کہ عجب جاہل لوگ ہیں کہ اپنے لئے تو میثاق کرتے ہیں اور خدا کے لئے بی بی جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری ہوتے ہیں اور اس آیت میں فرمایا کہ انہیں کو جو زیور میں پرورش پاتی ہیں اور قوت بیانیہ سے بالکل بے بہرہ ہوتی ہیں خدا کی اولاد قرار دیتے ہیں یعنی اولاد خدا کی اولاد قرار دینا اور پھر اولاد میں بی بی شیلین ج فطرتاً ناقص ہوتی ہیں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

# سکھ دھرم اور گائے

سکھوں کے مذہب اور سکھوں کے علماء و فضلاء کا طریق عمل اس امر کا بہترین شاہد ہے کہ سکھ مذہب ہندوؤں سے قطعی مختلف اور جداگانہ ہے۔

سکھ مذہب وید، سمرتی، پران، جاتی ورن، اوتار، دیوی دیوتا، مورتی پوجا، ہندو گائیتری، چونکا کار، برت، یگیہ، ہوم، وغیرہ کو ایک طرفۃ العین کے لئے بھی روانہ نہیں رکھتا، مگر ہندوؤں کی ہوشیاری اور سکھ صاحبان کی غفلت سے ہندوؤں کا تمدن سکھوں پر غالب آ رہا ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر سکھ نہ سنبھلے تو کہیں ہندو مذہب آہستہ آہستہ سکھوں کو جذب ہی نہ کر لے، اور سکھوں کو جذب کرنے کیلئے ہندوؤں نے ایک اصطلاح بھی وضع کر لی ہے وہ اصطلاح کیا ہے گویا کونین کی گولی پر بیٹھے کا کوٹ، یا انگوڑ کی شکل میں بکائن کا پھل یا آم کی شکل میں مدار کا ٹرے۔ وہ اصطلاح کیسی دلربا، کیسی میٹھی اور کیسی مغالطہ آمیز یا دوسرے الفاظ میں سکھ مذہب کی جڑوں پر کیا تیر ہے یعنی

سناتی سکھ

اس ”سناتی سکھ“ اصطلاح کی آڑ میں سکھ تمدن کی جگہ ہندو تمدن نہایت عمدگی سے داخل کیا جاسکتا ہے اور کیا جا رہا ہے، اور اس کی آڑ میں وہ توحید پرست سکھ قوم جس کا ماٹو اؤنکار پرست نام

دوسرا کا ہے سمریئے جمے تے مرچا

اکو سمر و نائکا جو جل تھل رسیا سسا

کشن بشن کچھو نہ دھاؤں

جو بر چاہوں سو تم سے پاؤں

ایک چھوڑ دو جے لاگے ڈبے سو ونجاریا

ہے، اس "سناتنی سکھ" کی اصطلاح کی آڑ میں ہندو صاحبان نہایت آسانی سے سکھوں کے ناواقف اور خصوصاً دیہاتی طبقہ میں وید سمرتی، پران، جاتی ورن، اوتار، دیوی دیوتا، مورتی پوجا وغیرہ کے خلاف سکھ مذہب عقائد کو داخل کر سکتے ہیں، دوسرے الفاظ میں یہ سکھ تمدن پر سکھ مذہب پر بنا قابل برداشت حملہ ہے، اور اس حملہ کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ سکھ مذہب محفوظ ہے، اور پھر یہ کہنا اور بھی مشکل ہے کہ اگر اس خلاف سکھ دھرم عقائد کا ابھی سے سد باب نہ کیا گیا، تو کچھ عرصہ کے بعد سکھ مذہب کی کیا شکل بن جاوے گی، اور سکھ مذہب اپنی موجودہ شہادت، وضع داری، وقار اور سب سے بڑھ کر "گوہر مایا" کو کہاں تک قائم رکھ سکیگا؟

دوہ کیوں جاوے، گنو پوجا کا سکھ دھرم ایک طرفہ اعرین کیلئے روادار نہیں مگر ہوشیار ہندوؤں نے ناواقف سکھوں کو گنو پوجا کے سوال میں اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے حالانکہ سکھ مذہب وہ سکھ مذہب جو توحید کا علمبردار ہے، اس میں گنو پوجا، گنو بکشا کے لئے طرفہ اعرین کے واسطے بھی گنجائش نہیں، شری گرنٹھ صاحب آو آسا پیٹھ ۳ میں یہ صاف لکھا ہے

مل موت موڑے مگر نہ ہوئے سب لگے تیرے پائے

مطلب :- گائے کے گوہر اور پیشاب سے محبت کرنا ہوا جب گہر و مہاراج کی شران میں آئے تو انھیں گوہر اور پیشاب سے نجات مل گئی، اسی پر بس نہیں، اور ملاحظہ ہو،

گوہر جو بٹھا چوٹکا جو ٹھا جو ٹھی دینی کارا

یعنی گائے کا گوہر ناپاک اور اس سے جو باورچی خانا میں چوٹکا (پوجا) دیا جائے وہ بھی ناپاک ہے

آگے اور دیکھئے جیسی ہمارے ہاں شریعت کی عظمت ہے وہی عظمت سکھ صاحبان کے ہاں رہت کی ہے، دوسرے الفاظ میں رہت کیا ہے، شریعت، اور رہت نامہ کیا ہے شریعت کی کتاب، اس شریعت کی کتاب میں یہ درج ہے کہ:-

”لنگر میں نہ گائے کا گوہر جلائے اور نہ گائے کے گوہر سے پوچھاے“

(دیکھو رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ)

ان واقعات کی موجودگی میں کیا کوئی یہ گمان بھی کر سکتا ہے کہ سکھ مذہب میں گائے کی پوجا یا رکشا کیلئے کوئی گنجائش ہے آگے اور ملاحظہ ہو، جناب بھائی کاہن سنگھ صاحب ناچھ نوا سی سکھ مذہب کے آج سب سے بڑے فاضل سمجھے جاتے ہیں وہ اپنی مشہور تصنیف ”ہم ہندو نہیں“ کے صفحہ ۲۰۹ پر ہندوؤں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ:-

”اور آپ کے مذہب میں جو پاکیزگی کے لئے گائے کا پیشاب اور بیخ گویہ ..... دیا جاتا ہے، سکھ مذہب میں آپ اس کی بے قدری کا اس سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس باورچیانہ میں (گائے کے) گوہر کا پوچھا دیا جائے، وہاں کڑاہ پر شاد (متبرک حلوہ) تیار نہیں کیا جاتا، اور یہ طریق آج سے نہیں بلکہ گورو صاحبان کے وقت سے چلا آ رہا ہے“

سکھ مذہب کا یہی فاضل بے بدل اپنی اسی مشہور کتاب کے صفحہ ۲۲۳ پر یہ لکھتا ہے کہ:-

”سکھ مذہب میں گائے کی عظمت نہیں، یعنی نہ تو سکھ گائے کا گوہر اور پیشاب کھاتے پیتے ہیں اور وہی اس کے گوہر کا چونکا (پوچھا) دیتے ہیں اور نہ ہی مہمانوں کو گوگھن نام سے پکارتے ہیں“

اب ان مذکورہ الصدر واقعات کی موجودگی میں یہ کہنے کا کس کو حوصلہ ہو سکتا ہے کہ سکھ گنو پوجک میں، ایسا کہنا بلاشبہ سکھ مذہب سے مذاق کرنا ہے۔

اب اور دیکھئے کہ سمجھدار سکھ طبقہ کا گائے کے متعلق کیا نقطہ خیال ہے، ۱۹۱۲ء ایئر کی تعطیلات میں جو سیالکوٹ میں سکھ ایجوکیشنل کانفرنس ہوئی، اور اس وقت ہندوؤں نے حفاظت گائے کیلئے سکھوں سے چندہ لینا چاہا، تو اس وقت با علم اور اپنے مذہب سے واقف سکھوں کے طبقہ نے جو طرز عمل اختیار کیا، اسے اخبار ہندوستان اس طرح بیان کرتا ہے



” سکھ ایجوکیشنل کانفرنس سیالکوٹ کے موقع پر مقامی کارکنوں کو معلوم ہوا، کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا جلوس جو کانفرنس کے پر دھان مقرر کئے گئے ہیں، گوشالہ کی طرف ہی نکلے گا تو کارکنوں نے گوشالہ کی عمارت کو سجایا، اس کے نزدیک جھنڈیاں وغیرہ لگائیں لیکن جب گوشالہ کی صندوقچیاں وغیرہ لیکر کانفرنس میں سکھ صاحبان سے گوشالہ کے لئے (دان) خیرات مانگے کیواسطے گئے تو ان کو کانفرنس سے باہر نکلوا دیا گیا اور سکھوں نے کہا کہ ہم ہندو نہیں ہیں، اسلئے ہم پر گنہگار رکھنا واجب نہیں ہے،“

پھر سکھوں کا اخبار لائل گزٹ حال (شیر پنجاب) اپنے ۷ فروری ۱۹۱۵ء کے شمارے میں لکھتا ہے کہ :-

” سکھ ہندوؤں کی طرح گنہگار نہیں“

پھر سکھوں کا مشہور آرگن اکالی لکھتا ہے کہ :-

” گائے کی مذہبی عظمت کا سوال خالص ہندو سوال ہے، اور سکھ جہاں جھٹکے پر کسی قسم کی بندش برداشت نہیں کر سکتے وہاں دوسروں کو بھی کوئی خوراک کھانے سے نہیں روکنا چاہتے“

(بحوالہ الفضل ۳۰ ستمبر)

پھر مصنف اخبار پٹیالہ ایڈیٹر سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون جو خود اکالی تحریک کے بانی و حامی ہیں، وہ اپنے ۲۴ اگست ۱۹۲۹ء کے پرچہ ریاست میں لکھتے ہیں کہ :-

” جہاں تک کسی جانور کے مارنے کا سوال ہے ایڈیٹر ریاست کے ذاتی خیال کے مطابق گائے اور بکرے، یہاں تک کہ گائے اور ایک مکھی میں کوئی فرق نہیں“

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ذی علم اور سمجھدار اور اپنے مذہب سے واقف سکھوں کے دلوں میں گائے کی عظمت کی کیا حقیقت ہے -

پھر اکالی اخبار لکھتا ہے کہ :-

” سکھ دہرم کا کوئی اصول گائے کی عزت اور حفاظت کا نہیں ہے“

(بحوالہ انقلاب ۲۰ اگست)

قادیان میں مذبح کھلنے پر ہندوؤں نے جس طرح ناواقف سکھوں کو آگے کیا، یا آئندہ جس طریق سے یہ بھولے بھالے سکھوں کی ان کے مذہب سے عدم واقفیت کا ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اس خطرہ کو محسوس کر کے سکھوں کا سب سے پرانا جذبہ خالصہ سماچار گورکھی سکھوں کو مخاطب کر کے جسطرح خطرہ کا الام دیتا ہے ذرا اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

”جو عظمت گائے کے لئے ہندوؤں کے دلوں میں ہے، وہ سکھ مذہب میں نہیں، اس قادیان کے بوجھ جانے کے معاملہ میں سب سے پہلے اگر کسی کو درد اور کوشش ہونی چاہئے، تو ہندوؤں کو، لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہندو اخبار اس معاملہ میں سوائے سکھوں کو آگے کرنے کے کہ ”چڑھ جا سولی تیرا وال فنگا نہیں“ یعنی دار پر چڑھ جاؤ تمہارا بال بیکا نہیں ہوگا، کا منتر (سکھوں) کو سنانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر رہے کیا ہم ہندو صاحبان سے دریافت کر سکتے ہیں، کہ وہ ”مہا بھارت“ اور ”شکتی دل“ جنھوں نے گزشتہ دو چار ماہ سے بھائی پرمانندی کی ”کتاب بڑی“ کی آڑ میں سکھوں کے خلاف پوسٹر چھپوا کر اور جلسوں میں شور مچا کر آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا اور کوئی گندی سے گندی گالی اور مذموم سے مذموم لفظ ایسا نہیں تھا، جو انھوں نے سکھوں کیلئے نہ کہا ہو وہ آج کہاں ہیں؟ .....

کیا ان کا غصہ غریب سکھوں تک ہی تھا، اب سکھوں کو ”بلدی دے بھتھے دینے دی تھاں“ یعنی سکھوں کو آگ میں جھونکنے کی جگہ کیوں آگے خود نہیں آتے اور اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے؟

(خالصہ سماچار ۲۲ اگست ۲۰۲۹ء)

پھر اور ملاحظہ ہو اسی قادیان کے موجودہ معاملہ کو مد نظر رکھتے ہوئے سکھوں کا اخبار اکالی لکھتا ہے کہ :-

”ہندو دیہاتی سکھوں کے پاس پیٹھ کر سگریٹ کا دھواں بلاروک ٹوک چھوٹے

ہیں، اور غریب سکھوں کے ناک چڑھانے پر پھینٹیاں اڑاتے ہیں، دیہات میں ہندو بننے اپنی دکانوں پر بیٹھے حقہ نوشی کرتے رہتے ہیں، اور غریب سکھ ان کے گرد بیٹھے رہتے ہیں، لیکن گنو کا سوال جب اٹھتا ہے تو وہی غریب مرنے مارنے کو تیار ہو جاتی ہیں، اور لالہ جی دکان پر بیٹھے حقہ ہی گڑا گڑایا کرتے ہیں، ہندو زبانی طور پر گنو بھگت ہیں، اور انجان سکھ عملی طور پر،

ضرورت اس امر کی ہے کہ سکھ اس معاملہ میں علانیہ کہیں کہ گائے کی مذہبی عظمت کا سوال خالص ہندو سوال ہے، اور سکھ جہاں جھٹکے پر کسی قسم کی بندش برداشت نہیں کر سکتے، وہاں دوسروں کو بھی کوئی خوراک کھانے سے نہیں روکنا چاہتے۔“

(بحوالہ انقلاب ۱۴ اگست)

اب معاملہ بالکل صاف ہے، سکھ صاحبان کے مقدس گرنتھ ان کے نزدیک گرام کا طریق عمل سکھ اخبارات ہرگز ہرگز گنو پوجا یا گنو رکھشا کے حامی نہیں ہیں، اب ناواقف دیہاتی سکھوں کو یہ غور کرنا چاہئے کہ ہندوؤں کو کہنے کہانے میں آکر جو غلط راستہ انھوں نے اختیار کیا ہے، وہ شری گرنتھ صاحب اور گورو صاحبان کے مسلک سے کوسوں دور ہے، اگر وہ اب بھی نہیں سمجھیں گے، تو یقیناً وہ سکھ مذہب کے ساتھ بغاوت کرینگے، اس موقع پر پڑھے لکھے اور ذہنی علم سکھ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ اپنے دیہاتی ناواقف بھائیوں کو سمجھائیں، کہ وہ سکھ گوروؤں کے احترام کی خاطر کسی کے کہنے کہانے پر وہ راہ اختیار نہ کریں، جو انھیں سکھ مذہب سے دور پھینک دے، اگر پڑھے لکھے سکھ صاحبان اس موقع پر خاموشی سے کام لیں گے تو وہ اپنے مذہب کو خود اپنے ہاتھوں نقصان پہونچائیں گے، اور اس صورت میں سکھ تمدن اور سکھ مذہب کو وہ زبردست دھکا لگیگا، کہ پھر اس کی تلافی قریباً ناممکن ہو جائے گی،

اس مضمون کے لکھنے سے میری یہ غرض ہے، کہ پھر سے اپنے مذہب سے ناواقف

سکھ دوست اپنے مذہب سے واقف ہو کر اس معاملہ میں مسلمانوں سے جنگ جہاد ترک کریں  
 تاکہ اس بد قیمت ہندوستان کو امن نصیب ہو اور یہ ہر دو اقوام جو ایک دوسرے کے پڑوسی، ایک  
 دوسرے کے دکھ درد کے سانچھی بنکر امن اور آشتی کی زندگی بسر کریں، اُن کا اور ملک بھلا ہو،  
 پیشتر اس کے کہ میں اس مضمون کو ختم کروں، میں کچھ باتیں سمجھدار ہندوؤں سے بھی کہنا چاہتا  
 ہوں، کہ ہم کب تک باجے اور گائے کے سوال پر اُمید دوسرے کا سر پھوڑتے رہینگے، کیا ہماری اس  
 خفیف الحکری پر ہمسایہ ممالک سنبھلی نہیں اڑا رہے، کیا اس تنگ ظرفی اور تنگ نظری کی فضا میں ہندوؤں  
 کو کبھی خواب میں بھی امن نصیب ہو سکتا ہے، اور کیا ہم اسی پرستے پر سوراج حاصل کرنا چاہتے ہیں  
 مسلمان طرفہ العین کیلئے بھی کسی کے راستے میں حائل نہیں ہونا چاہتے، کیا مسلمانوں نے اشارۃً  
 بھی جھٹلہ کی مخالفت کی، ہماری طرف سے خواہ کوئی جھٹلہ کھائے یا سوسر کھائے یا کچھ اور ہرگز کوئی روک  
 نہیں اور اسی پر دباری سے ہندوؤں وغیرہ کو کام لینا چاہتے گائے کا گوشت کھانا ایک مسلمان کا پیدا  
 حق ہے، بات ضروری ہے کہ ہم اپنے اس حق کا اس رنگ میں استعمال کریں کہ ہمسایہ قوم کو جذبات کو چوٹ نہ لگی  
 کیونکہ یہ ایک اخلاقی بات ہے، اور اس اخلاقی حق کو نہ پہلے کبھی مسلمانوں نے نظر انداز کیا ہے اور نہ آئندہ  
 نظر انداز کرنے کا خیال، اور اگر ہندو صاحبان بزور بازو مسلمانوں کے اس حق سے محروم کرنا چاہتے ہیں تو ان کی  
 قطع غلطی ہے، ابھی وہ بازو دنیا میں نہیں پیدا ہوئے جو بزور مسلمانوں کو اس حق سے محروم کر سکیں جب تک  
 مسلمانوں کو آخری فرد زندہ ہو وہ اس حق کو کبھی خواب میں بھی چھوڑنے کیلئے تیار نہیں، ہاں محبت اور  
 صلح کی دنیا الگ ہے،

میں پھر اپنے ہندو دوستوں کو یہ کہتا ہوں کہ مسلمانوں کو ان کے پیدائشی حق سے محروم  
 کرنے کے دم کو دل سے نکال دو جب مسلمان کسی کو خواب میں بھی اس حق سے محروم نہیں کرنا چاہتے  
 تو پھر مسلمان خود محروم ہونا کیسے برداشت کر سکتے ہیں، ہندوستان کی بہتری اور خوشحالی اسی میں ہی  
 ہے کہ ہر کوئید کا حق ملے، اور ہر کوئید کا، ورنہ پھر اس فضا کی موجودگی میں یہ ہندوستان  
 جنت نشان کی بجائے تیرہ خاکدان ہی رہے گا، اور اسکی ذمہ دار وہی لوگ ہیں جو دوسروں کو ان کے مذہبی حق  
 بزور محروم کرنا چاہتے ہیں اور یہی لوگ حقیقت اپنی ملک دشمنی کے خطرناک دشمن ہیں مضائقہ نہیں خواہ وہ ہندو  
 ہوں یا مسلمان + خدا ہمیں سمجھ دے اور ہماری ہر حرکت امن کی حامی ہو کیونکہ ہم سبکی بھلائی اسی میں ہے

# مولود شریف

انجناب مولانا مولوی محمد سلام اللہ صاحب شائق رینین چکمر

آج کے دن مصطفیٰ پیدا ہوئے  
 آج کے دن مومنوں کی عید ہو  
 آج کے دن عرش پر بھی دہوم ہو  
 آج کا دن سب دنوں سے بڑا  
 سب اندھیرا کفر کا چھاتا رہا  
 جگمگایا نور سے سارا جہاں  
 صد مبارک لک مبارکباد ہو  
 حضرت ابراہیم واسمعیل کے  
 خاص عبداللہ کے ہیں وہ نور عین  
 بت ہوئے مشک و نیکے سرنگوں  
 مشکلیں بکھلت آساں ہو گئیں  
 ہونے یارت آپ کی یارب نصیب  
 روز محشر کا نہیں کھٹکا رہا  
 سرد ہو جائیگی دوزخ کی ہوا  
 ہم گنہگاروں کی کشتی پار ہو  
 دین و دنیا ہو گئے آباد سب

مجھے اصل سے پیدا ہوئے  
 مومنوں کے پیشوا پیدا ہوئے  
 منظر نور حسنہ پیدا ہوئے  
 اشرف ہر دو سرا پیدا ہوئے  
 حضرت شمس الضحیٰ پیدا ہوئے  
 مالکِ ارض و سما پیدا ہوئے  
 آج محبوبِ خدا پیدا ہوئے  
 گھر وہ فرخندہ لقا پیدا ہوئے  
 فخرِ جملہ انبیاء پیدا ہوئے  
 بت شکن، قبلہ نما پیدا ہوئے  
 آج وہ مشک کشا پیدا ہوئے  
 درد دل کی وہ دوا پیدا ہوئے  
 شافعِ روزِ جزا پیدا ہوئے  
 چشمہ آبِ بقا پیدا ہوئے  
 افقِ ارا انبیاء پیدا ہوئے  
 بارشِ لطفِ خدا پیدا ہوئے

بانع ابراہیم کے وہ پھول ہیں نرگس جلوہ نما پیدا ہوئے  
 آج سب کو چاہئے پڑھنا وود حضرت خیر الوری پیدا ہوئے  
 کشفاعت آپکی یارب نصیب محبوبا صد مرتبہ پیدا ہوئے  
 مشائخ مسکین کی ہویہ التجا۔۔۔  
 خذیدی وصل علی آپ پیدا ہوئے

## ظفر وال میں شیعوں کا فرار

### شیعوں کے سوالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تعزیرہ دار تعزیرہ سے وہی معاملات کرتے ہیں جو موردی چوبہ دار  
 موردیوں سے کرتے ہیں۔ جیسے وہ موردیوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ ان کی منتیں مانتے ہیں  
 ان کے آگے نذرین گزارتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں وغیرہ یہی سب معاملات  
 تعزیرہ دار تعزیرہ سے کرتے ہیں۔ کیا آپ کوئی شرعی دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ یہی معاملات  
 تصویر ذی روح کے ساتھ ہوں تو شرک ہے اور غیر ذی روح کے ساتھ کارِ ثواب  
 ۹۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اگر کسی امرِ مباح کے ارتکاب سے شرک یا  
 کفر کی تائید ہوتی ہو تو وہ امر واجب الترتک ہے۔ جیسے فرمایا یا ایہا الذین امنوا  
 لا تقفوا لواءنا و قولوا انظر الایۃ۔ یعنی اے ایمان والو! رسول کریم کو (عنا  
 نہ کہہ بچار ملکہ) (بجائے اس کے) انظرنا کہو۔

راغنا ذو منبیین ہے۔ ایک معنی سے اس کی نسبت رسول کی طرف کرنی  
 کفر ہے۔ لیکن جن معنوں میں مسلمان اس کی نسبت حضور کی طرف کرتے تھے۔ وہ جائز  
 اور مباح تھا۔ چونکہ مسلمانوں کا اس لفظ کو استعمال کرنا یہودی کی بد باطنی اور کفر کی  
 علامت سمجھا جاتا ہے۔ لہذا یہ استعمال زمرہ انحراف اور بدعت کے تحت ملاحظہ فرمائیے

منہ سلام اس سے  
جائز یا امر مباح ہو تو بھی واجب الترتیب ہے۔ کیوں کہ اس سے ہزار ہا لوگ ٹھیک رہتے ہیں  
اور مورتی پوجا کرنے والوں کی تائید کرتے ہیں۔

۱۰۔ من لا یخضرہ الفقہ ص ۳۷ میں مرقوم ہے من جلد د قبرا او مثل مثلاً  
فقد اخرج عن الاسلام۔ یعنی جس شخص نے قبر کی یا اس کی مثال بنائی  
وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ یہ قول مرقضوی صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو اس کی وعید  
سے کیوں نہیں ڈرتے۔

۱۱۔ اگر کوئی چیز محض بزرگوں کی طرف منسوب کرنے سے واجب التعلیم ہو جاتی ہے  
تو کسی اونٹنی کو ناقہ صالح کی مثل قرار دیکر یا کسی گدھے کو خر عیسیٰ کی مثل قرار دیکر بکریوں  
کے ریوڑ کو خیم موسیٰ قرار دیکر بتوں کو یہ سمجھ کر کہ یہ بھی عرصہ تک کعبہ میں رہے ہیں چنانچہ کسی  
نے کہا ہے

گو واں نہیں پڑاں کے تھالے ہو تو ہیں نسبت اہل ان بتوں کو بھی کعبہ گدھ کی  
ان کے سامنے بھٹکنا کارِ ثواب ہے یا نہیں۔ اگر کارِ ثواب ہی تو ایک تخریر پرست مومن  
شیوہ لنگ کے پجاری کو کس منہ سے مطعون کرے گا۔ وہ بھی تو نسبت ہی سے ان کی تعظیم  
کرتے ہیں۔ شیوہ اس بات پر فخر کیا کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے بت اور انبیاء کی تصاویر  
جو کعبہ میں تھیں حضرت علی کے ہاتھ مٹوائیں حالانکہ وہ بھی بزرگوں کی طرف منسوب تھیں۔  
جن چیزوں کو نبی اور ولی نے مٹایا۔ آپ ان کو کیوں کر کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔

۱۲۔ اگر نفل کا حکم اصل کا سا ہے تو نہ روضہ امام پر جانے کی ضرورت ہے  
نہ مناسک حج ادا کرنے کیلئے کہ شریف جانے کی حاجت۔ کسی جگہ  
صفنا مردہ۔ کعبہ۔ حجرا سود۔ عرفات۔ اور مناسک نفلین بنالیں اور وہیں  
طواف، سعی، وغیرہ کر لیا کریں۔ حضرت ابراہیم نے بطور نذرانہ اس میں  
ایک جانور ذبح کیا تھا۔ ہم بجا سے اس کے اس جانور کی نفل کا ٹھہ  
یامی کی بنالیں۔ اور اس کو ذبح کر دیں کیا یہ جائز ہے  
ختہ سنت ابراہیمی ہے۔ کیا اڑکوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے



یہ جہانز ہو سکتا ہے۔ کہ گوشت یا کڑی کے ٹکڑے پر رسم نختہ ادا کر دی جائے۔ کیا روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقتہ بنا کر اس کی زیارت بھی داخل ثواب ہے؟

(بابو محمد اسماعیل)

(جامع مسجد نذر وال)

## جَنَابَاتُ

میں اکدن دل کے داغوں کو چراغاں کو چھوڑ دوں گا  
ہر اک بے نور محفل کو درخشاں کر کے چھوڑ دوں گا  
کھلاؤں گا وہ گل پھر قوم کے ایڑے گلستاں میں  
مسلمانوں کے دل گلستائے خداں کر کے چھوڑ دوں گا  
مری سچینی دل رنگ ہر محفل میں لائے گی  
شگفتہ ہر چین میں شاخ ارماں کر کے چھوڑ دوں گا  
سلف کے کارناموں سے رلاؤں قوم کو ایسا  
کہ ہر آنسو میں برپا ایک طوفان کر کے چھوڑ دوں گا  
وہ رلاؤں گا ہونا موسیٰ دین کی داستاں کہہ کر  
کہ آنکھیں قوم کی کان بدخشاں کر کے چھوڑ دوں گا  
بجھانے پر ہیں دشمن روشنی اسلام کی ہر سوس  
مگر میں شمع ایساں کو فروزاں کر کے چھوڑ دوں گا  
دکن میں دیکھنا غارتگر ان دین کا شیرازہ  
فقط ایک جینش لب سے پریشاں کر کے چھوڑ دوں گا

جو بے سمجھ حمایت ہر نئے فتنوں کی کرتی ہے  
 اُس اپنی قوم غافل کو پشماں کر کے چھوڑوں گا  
 بنا لینا ہر اک مومن کو مسلم کچھ نہیں مشکل  
 خدا چاہے تو کافر کو مسلمان کر کے چھوڑوں گا  
 مسلمانوں میں پھر وہ تعمیرِ قومی کروں پیدا  
 کہ جان و مال و زر سے حق پہ قرباں کر کے چھوڑوں گا  
 زہیر اس جذبہ صادق کے صدقہ دیکھ لینا گوب  
 فدا مسلم یہ مسلم ہو وہ ساماں کر کے چھوڑوں گا  
 (ناظر درگاہ عاقل شامی)

(جن پٹن۔ ریاست)

## تقدیر

**شمس الحکمت** اس نام کا ایک ماہوار رسالہ بیا و گارشس لاطبا حکیم ڈاکٹر غلام  
 جیلانی مرحوم۔ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ سائز  $\frac{18}{8} \times \frac{22}{8}$  اور حجم ۵۲ صفحات۔ کتاب طبابت  
 عمدہ۔ چند سالانہ صرف ایک روپیہ۔ اس رسالہ میں بہترین طبی مضامین۔ اور اطبا  
 کے تجربات وغیرہ درج ہوتے ہیں۔ دیسی طب کی نہایت عمدہ خدمت انجام دے رہا ہے

**نشاط زندگی** یہ ایک نشانی ہی مفرح دل اور خوش رنگ دوائی ہے اس کے استعمال  
 سے طاقت اور فرہی پیدا ہوتی ہے نہ خود بخود قوتی اور سرخی رخسار کیلئے  
 بنظرِ خیر ہے۔ بہ صورت اور لائق انسان اس کے استعمال سے طاقتور اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ خفقان، مرقا،  
 دل دہکن ضعف، جگر و مثانہ کی بیماری بہت ہی مفید یہ خون صلیب پیدا کرتا ہے جسم کا خون کر کے نشاط زندگی پہنچا کرین  
 بچپن کے بعد کلاں روٹے سے زیادہ جانگزا تجربا دت کیلئے کافی ہے قیمت فی بوتل ۲ روپے ۲۰ روپے کی بوتل بھی ملتی ہے  
 المشہر منیج شفاخانہ چٹہ شفا۔ بمبئی۔ پنجاب۔ نوٹ۔ بہ خوشخط لکھیں۔

اس کے عملہ ادارت میں کئی لائق حکیم و ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ زیرِ تنقید رسالہ ماہِ جون میں ”عقاقیر بخاروں میں عذا کے احکام و قیام الافعال، ذات الریه پر محققانہ مضامین شائع ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں مفید معلومات، سوالات کے جوابات، وغیرہ سے رسالہ کو بہت دل چسپ بنایا گیا ہے۔ خواہشمند اصحاب میجر رسالہ شعلِ محبت بھائی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

~~~~~  
**قادیانی فتنہ** اس نام کا ایب رسالہ مجلس دعوت و ارشاد بنگلور سیٹی کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں دکن کے مدعیانِ نبوت و ماموریت یعنی صدیق جن بسویشور اور عبداللہ تیماپوری کے دعاویِ ادران کے خرافات ان کی کتب سے نقل کر کے مسلمانانِ یاسٹ میسور کے جذبہ ایسانی سے اسپیل کی گئی ہے کہ وہ ایسے خطرناک مفہموں کے دامِ فریب سے اپنے آپ کو بچائیں۔ رسالہ مذکور نہایت عمدہ معلومات سے پر ہے۔ میجر قومی پریس بنگلور سیٹی سے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں

~~~~~  
**ہدایت الشیعہ** مؤلفہ مولانا مولوی محمد امام الدین صاحب خطیب جامع مسجد۔ کوٹلی لوہاراں غربیٰ منسلح سیالکوٹ۔ روشیہ میں نہایت ہی عمدہ و لا جواب رسالہ ہے۔ مصنف مدوح سے ادبیہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ جو صاحب زیادہ مقدار میں خریدنا چاہیں وہ تین روپیہ سیکڑہ کے حساب سے لے سکتے ہیں۔ ایسی رسائل کو خرید کر عوام الناس میں مفت تقسیم کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے

~~~~~  
**مسلم پاکٹ بک** میرزا یوں کی کئی پاکٹ بکیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ہر میرزائی اپنی جیب میں کوئی ڈکوئی پاکٹ بک رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ ہر جگہ مناظرہ کرنے میں ہر جاہل میرزائی ان سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ آجنگ مسلمانوں کے طرف سے کوئی جہ

الحمد للہ کہ مولانا محمد مسلم صاحب صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لاکل پور پنجاب نے مسلم پاکسٹن کی تالیف کو ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے جس پر ۷۲ صفحات کے حجم سے یہ مینظیر کتاب شائع ہوئی ہے۔ حسین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات - ختم نبوت پر شہادت دلائل نقل کر کے میرزا یوں کے تمام اعتراضات کو جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور میرزا غلام احمد قادیانی کے دعوای کی حقیقت بھی واضح کی گئی ہے۔ انتشار اسلام سلائی منظروں اور عام پڑھے لکھے آدمیوں کے ہاتھ یہ کتاب زبردست ہتھیار کا کام دیگی۔ حوالوں کو غلط ثابت کرنا اور کسی ایک ہزار روپیہ انجام رکھا گیا ہے۔ انوس ہے کہ کتابت لمباغت کی خامیاں موجود ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ ملو کا پتہ مولوی محمد متین بیجو علی کتب خانہ - مخلفاضی دیوبند ضلع سہارنپور

حضرت شیخ علیہ السلام اس نام کا ایک سالہ برائے تنقید موصول ہوا ہے قابل مصنف مولوی بابو حبیب اللہ امرتسری حفظہ کلام میرزا نے اس موضوع کی قبر کشمیر میں نہیں پر میرزا یوں کے تمام دلائل کی حقیقت واضح کر دی ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ شہر سری نگر محلہ خانیہ ملک کشمیر میں واقع ہے وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نہیں بلکہ شہزادہ یوز آصف کی ہے۔ شہزادہ یوز آصف کے حالات کتاب اکمل الدین و السلام النعتہ وغیرہ سے درج کئے گئے ہیں۔ میرزا یوں کی خیانتوں کو آشکارا کیا گیا ہے۔ رسالہ مذکورہ اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت و وسیع پیش پر ہو۔ قیمت ۵ - حجم ۶۸ صفحہ - کاغذ و کتابت - و مباحث عمدہ

ملنے کا پتہ

مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک محکمہ انوار امرتسر - پنجاب

اعلان

دفتر رسالہ شمس الاسلام بمبیدہ میں مندرجہ ذیل تبلیغی کتب برائے فروخت موجود رہتی ہیں۔ اہل ثروت حضرات اہمیں شکوہ

مفت تقیم کر کے خدا کی بارگاہ میں اجر عظیم کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ خواہشمند  
اصحاب کثرت بھیج کر یا بدریغ دوی بی حیلہ طلب کریں

### بارقہ ضیغیہ

میرزا یوں کی مایہ ناز کتاب تفہیمات پر محققانہ نظر قیمت ۲

### اسلامی بیت المال

زکات، صدقات و عشرہ کے متعلق کتب فقہ کا خلاصہ تمام مسائل کا مجموعہ قیمت ۴۴

### فتاویٰ اجتناب الحنفیہ

ہند، سندھ، پنجاب کے مسلمان علماء کا مستفاد فتویٰ در بارہ ارتداد میرزا ایاں  
در و افض، و عدم جواز نکاح عورت سنہ ہامرد شیعی و میرزائی، قیمت ۵۵

### محمدی ترانہ

پنجابی زبان میں نعتوں کا بی نظیر مجموعہ فضیلت و محبت کی نرید کا ذریعہ۔ قابل ایدہ قیمت ۴۴

### حقیقت تشلیح

مذہب شیعہ کے سربستہ رازوں کا انکشاف، مذہب شیعہ کے معتبر کتب و مسئلہ فقہی حقیقت و حقیقت  
کی بنیاد چھوڑ پر ہونا ثابت کیا ہے، گھمکار ڈوال فقار، قیمت ۱۲  
شیعوں کا ایک سالہ انوار جبار کار و، محصول ذاک کیلئے ار کائنات بھیج کر مفت حاصل کریں

### علمی جواہر

۳۱ و ۳۲ و ۳۳ کو شمس الاسلام کے کچھ نمبر موجود ہیں۔ رسائل بیت اب ہو جائینگے فی خبر بد کائنات بھیج کر طلب کریں

### سراج الابرار

مسئلہ سراج پر محققانہ فیصلہ پیش کرتے احادیث فقہ تصوف کے اس مسئلہ پر روشنی ڈالینگے، سراج الابرار سراج اخبار میں متعدد لکچر

کیلو سراج جائز ثابت کیا ہے قیمت ۴۴ ختم رسالت چند نسخے باقی ہیں جلد طلب کریں

مؤلفہ ڈاکٹر محمد بخش صاحب مسلم بی۔ اے۔ اس موضوع پر آج تک کسی اور بھی کتاب طبع نہیں ہوئی۔ قیمت ۴۴

ملنے کا رتہ سب سے بالا اسلام بھرہ (نخار) اسلامی تحریروں پر

# کیفیت کارکردگی

ماہ جون و جولائی میں مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ حزب الانصار نے لکوال ضلع گجرات  
ظفر وال چوڑہ ضلع سیالکوٹ - راولپنڈی - پنج بھاڑ - گوجران - جہلم میانہ گوندل صاحب  
نمبر ۶۷ - گاکھڑا - دھوری - محمدی شریف ضلع جھنگ وغیرہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔  
خاکسار مدیر نے سوہم چون کو انجمن اسلامیہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ کے جلسہ سالانہ میں شرکت  
اختیار کی۔ وہاں سے واپسی پر چوڑہ میں دو روز قیام رہا۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب مدرس  
محمدیہ کی صدارت میں وہاں دو جلسے منعقد ہوئے جن میں خاکسار نے وہاں کے مسلمانوں  
کو بدعات محرم سے اجتناب کی تلقین کی۔ مورخہ ۵ جولائی ۱۳۳۷ھ بمقام کلان پور شیعوں  
مسئلہ ارسال الیہ فی الصلوٰۃ پر مناظرہ ہوا جس کی مختصر روئید اسی رسالہ میں درج  
ہے۔ ۵ جولائی کی رات کو میانہ میں اور ۶ جولائی کو بمقام بھیرہ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم کی تقریب پر شاندار جلسوں میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ ۱۲/۱۵/۱۶ جولائی بمقام چکوال  
انجمن اسلامیہ کے شاندار جلسہ میں شمولیت کی دعوت موصول ہوئی۔ چکوال میں ختم نبوت و  
فضائل صحابہ پر میری دو تقریریں ہوئیں۔ اس کے بعد بھون۔ بل کسر و پٹی میں روضہ  
کے مکائد آشکارا کرنے کے لئے جانا پڑا۔ ہرن پور ضلع جہلم میں مدرسہ اسلامیہ کے جلسہ سالانہ پر  
مورخہ ۲۱ جولائی کو ایک تقریر کی گئی۔ مورخہ ۲۹ و ۳۰ جولائی کو مونہ ڈیو ضلع گجرات میں صداقت  
اسلام و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کرنے کا موقع ملا۔  
دارالعلوم غزنیہ بھیرہ میں تعداد طلباء ترقی پذیر ہے۔ اس وقت ستر سے زائد طلباء  
تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

## مناظرہ کلان پور

(از مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب میانہ)

ضلع شاہ پور میں قصبہ میانہ سے دو میل کے فاصلہ پر موضع کلان پور واقع ہے۔  
کئی سال سے شیعوں نے اس علاقہ کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا رکھا تھا۔ پڑھیم شاہ کوشین

کی امداد سے بھکر ضلع میانوالی کا رہنے والا کرم حسین ذکر ہر سال قعورہ کیا کرتا ہے۔ چک سیدا کلان پور۔ چوٹ وغیرہ کے دیہات میں رفض و بدعت کے اکھاڑے قائم ہو رہے تھے۔ اس سال بھی کرم حسین نے اس علاقہ کا دورہ کیا۔ اور کلان پور میں اپنی تقریر کے دوران میں دعویٰ کیا کہ قرآن مجید میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے والے کو لعنتی۔ یہودی اور فاسق کہا گیا ہے۔ باشندگان علاقہ میں اس تقریر سے ہیجان عظیم پیدا ہوا۔ جملہ کے شیعہ ہوجانیکا خطرہ پیدا ہو گیا۔ مورخہ ۵ جولائی ۱۳۳۲ء سحر کے وقت علامہ درعی علم الہدیٰ فضل الفضلا و رئیس المناظرین حضرت مولانا ظہور احمد صاحب گہوی قبلہ دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں دہلی کے مسلمانوں کا ایک وفد حاضر ہوا۔ اور انہوں نے حضرت مدوح سے حرمت اسلام کے نام پر اس فتنہ کے انسداد کی درخواست کی۔ حضرت مدوح اسی وقت کسی تیاری کے بغیر مح دو مین خدام کے ٹانگہ پر سوار ہو کر دن کے ٹیپوں بجے کلان پور پہنچے اور بعد نماز ظہر موضع دھبید میں تشریف لے گئے۔ بھکر و دیہات کے بلند آواز سے تقریر کر رہا تھا۔ مولانا کے درود سے اس پر بدحواسی طاری ہو گئی۔ اور تقریر کو ختم کر کے راہ قرار اختیار کرنے پر آمادہ ہوا۔ مگر اہل سنت کے عظیم اشران اجتماع نے شیعوں کے جملہ گاہکامحاصرہ کر لیا۔ راجہ سردار خان جب ذیلدار و رئیس اعظم کے مجبور کرنے پر کرم حسین نے ایک بار گے احاطہ کے اندر بیٹھ کر گفتگو کرنا منظور کر لیا۔

حضرت مولانا مدوح نے کرم حسین سے وہ آیت دریافت کی جس میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے والوں کو لعنتی اور یہودی کہا گیا ہے۔ کرم حسین نے بے جیا باش و ہرجہ خواہی کن پر عمل کر کے انتہائی بدتہذیبی و بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ شرائط کے تصفیہ سے انکار کر دیا۔ اور مولانا مدوح کی تقریر کے دوران میں شور برپا کر دیا۔ شیعوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اسلامی مناظر کی کوئی تقریر سنی نہ جائے۔ اس لئے انہوں نے شور و غل سے میدان مناظرہ کو گپ بازی۔ تمغیر ہل۔ یا چاندو خانہ کا نمونہ قرار دے لیا۔ مولانا مدوح نہایت صبر و تحمل۔ رواداری کے ساتھ یکسر صبر و استقامت بن کر پہاڑ کی طرح میدان میں بیٹھے۔ شیعہ مناظر آخر تک اپنے دعویٰ کی تائید میں کوئی آیت پیش نہ کر سکا۔ اسکی



مضحکہ خیز حرکات کسی مسخرے اکیڑے کم نہ تھیں۔ ایک شخص نے حضرت مولانا ممدوح کی خدمت میں پانی کا ایک گلاس پیش کیا۔ کرم حسین نے چیخ کر کہا: ہرگز پانی پینے نہ دوں گا۔ میں پیاسے کا فرزند ہوں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہاں آپ پیاسا رکھنے والے اور پانی پینے سے روکنے والے کی اولاد میں سے معلوم ہوتے ہیں۔ ہم سیدنا امام حسین علیہ السلام کے متبع ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی حضرت امام علیہ السلام کی پیروی میں آپ جیسے یزیدی سے واسطہ پڑا ہے۔ مگر یاد رکھو ہم حالت پیاس میں بھی موجودہ زمانہ کے یہودیوں سے معتاد نہ کر سکتے ہیں۔ اس پر شیعہ مناظر ذامت و خفت کی ہنسی ہنسا۔ اور ہتھکھول کر اپنے ٹوٹے ہوئے بدعات و بدعات دکھا کر عجیب انداز میں کرسی پر اچھلنے لگا۔ شیعوں نے اپنے مناظر کی ناکامی محسوس کر کے اُسے آیت پیش کرنے پر مجبور کیا۔ آخر کار کرم حسین نے قرآن مجید سے منافقین کی صفت **يَقْبِضُونَ اَيْدِيَهُمْ** (وہ اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں) بیان کی۔ آیت کی صحیح تفسیر و ترجمہ سے قطع نظر کر کے مولانا نے فرمایا۔ کہ ہاتھ بند کرنے اور ہاتھ باندھنے میں بہت فرق ہے۔ لہذا شیعہ مناظر ہاتھ باندھنے کی نفی کہیں سے دکھادے شیعہ مناظر نے شور مچایا۔ اور کہا۔ کہ ہاتھ بند کرنا اور باندھنے کا ایک ہی مطلب ہے۔ عوام الناس کا رجحان دیکھ کر جلالہ کے اطمینان کے لئے مولانا ممدوح نے فرمایا۔ کہ

۱۔ شیعوں نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں جی بھر کر جھوٹ بول کر اپنے مذہب کے مطابق نواب عظیم حاصل کیا ہے۔ پانی پینے سے منع کرنے کو اپنی فتح عظیم قرار دیا ہے۔ اور اس واقعہ پر فخر کیا ہے۔ زمانہ حال کے یزیدوں! بتاؤ۔ پانی پینے سے روکنا کن لوگوں کا خاصہ تھا؟ جنگ میں پیاسے لڑنے والے کون تھے۔ اشتہار میں لکھا ہے کہ مولوی گوبی اپنی بگڑی جوڑا اور کتا میں چھوڑ کر میدان سے بھاگ گیا شیعوں کو چاہئے۔ کہ وہ جس فتح عظیم کو علامت سمجھے کر اپنے علم پر باندھ لیا کریں شیعوں کو اس مالِ غنیمت پر ناز کرنا چاہئے۔

حقیقت یہ ہے کہ مناظرہ کے بعد موضع دھید کے مسلمانوں نے کرم حسین کو وہاں سے نکال دیا۔ اور وہ فائز و فاسر وہاں سے نامراد رخصت ہوا :

شیعہ مناظر کے نزدیک بند کرنے اور باندھنے کا ایک ہی مطلب ہے۔ اب اس کے مسلمات کے مطابق آیت الم توالی الذین قیل لہم کفو ایدیکم و اقموا الصلوٰۃ (پارہ ۵ عہ) میں کفو ایدیکم کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھو۔ شیعہ مناظر نے کہا۔ کہ کفو کا ترجمہ بند کرو نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ترجمہ ہاتھ روک رکھو ہے۔ مولانا مدوح نے شیعہ مناظر کے ہاتھ سے مترجم قرآن مجید منگوایا۔

نہراہ آدمیوں کے مجمع میں قرآن مجید میں سے شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ہاتھ باندھ رکھو اور نماز پڑھو پڑھ کر سنایا گیا۔ اہل سنت نے نعرہ ۱ تکبیر بلند کئے۔ شیعوں کے پہروں پر مردنی چھا گئی۔ مناظرہ کے اختتام پر حضرت مولانا مدوح کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ جلوس نصف میل لمبا تھا۔ دھیلہ سے کلان پور تک صد ہا اشخاص نے مولانا کی مشاییت کی۔ اسی شام کو مولانا کا قصبہ میانی میں لیکچر ہونے والا تھا۔ اس لئے مولانا مدوح قصبہ میانی میں رونق افروز ہوئے۔ میانی میں فوجواؤں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ الحمد للہ کہ کلان پور کے علاقہ میں فتنہٴ رقص کا انداد ہو چکا ہے۔

۱۔ ضلع شاہ پور میں شیعوں نے عرصہ سو فروعی مسائل میں اہل سنت سے مناظرہ کرنے کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ لوگ عوام الناس کو ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ شیعہ قرآن پر مائل ہیں اس کے لئے قرآن مجید کی آیات میں معنوی تحریف میں نئے نئے کمال پیدا کئے جاتے ہیں مولوی کفایت حسین پٹ درہ سے شیعہ نے ایک مناظرہ میں ہذا اصل طاعتی مستقیم کو طاعتی مستقیم پڑھ کر ثابت کیا۔ کہ حضرت علیؑ کا اسم گرامی قرآن مجید میں موجود ہے۔ کے مسئلہ ارسال الیدین فی الصلوٰۃ کے بارہ میں اس فرقہ کی تک و دو قابلِ رد ہے۔ قرآن مجید کی کلامِ آہی سے مطلب نکالنے میں یہ لوگ نبی اسرائیل سے بھی گئے سبقت لے گئے ہیں مثال کے طور پر یہی آیت یقبضون ایدہم اس فرقہ کی قرآن سے دشمنی ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔

# ارسال الیدین فی الصلوٰۃ

(از مولوی عبدالرحمن صاحب میانوی)

شیعوں نے ضلع شاہ پور میں مذکورہ بالا مسئلے کے متعلق زبردست پراسپیکٹ ۱ کا آغاز کیا ہے۔ شیعوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ نماز کھلے ہاتھ پڑھنا چاہیے۔ کلاں پور کے شیعوں نے بھی اپنے اشتہار میں لکھا ہے۔ کہ ارسال الیدین قرآن سے ثابت ہے۔ حالانکہ الحمد سے بیکروالتناسی تک قرآن مجید میں شیعوں کو ایک آیت بھی اپنے دعویٰ کے اثبات میں نہیں ملتی میں شیعوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں کسی جگہ بھی ارسال الیدین کا لفظ یا حکم دکھادیں۔ قرآن مجید کی آیت بل یدک االمسوطان پیش کر کے عوام کو مغالطہ دینے میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بطل اور ارسال میں بڑا فرق ہے۔ عربی میں ہاتھ کے لٹکانے کو بطل نہیں کہتے۔ شیعہ اگر اصرار کریں۔ تو ہم قرآن مجید میں وہ آیت دکھا سکتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ کھولنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (پارہ ۱۵)

۴ شیعہ آج تک اپنا کوئی اہم سے اہم اعتقادی مسئلہ بھی قرآن سے ثابت نہیں کر سکے۔ متقدمین شیعہ نے عاجز ہو کر قرآن مجید کی تحریف کا اقرار کر لیا۔ اور آیات قرآنیہ کو ایک محتمہ یا چیتان ظاہر کیا۔ شیعوں کا علامہ محمد تقی روضۃ المتقین میں لکھا ہے کہ (ہم اے علماء محدثین) کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس سے استدلال کریں۔ (اساس الاصول ص ۱۸)

گمراہہ حال کے شیعوں نے قرآن کی آیات کو اپنے مطلب کے موافق ثابت کرنے کیلئے تحریف جنوی سے کام لے رہے ہیں۔ طبقہ جہلا میں ان کا دام فریب کامیاب ہو جاتا ہے۔ اہل سنت کو چاہیے۔ کہ شیعوں کے ساتھ اہم اعتقادی مسائل میں مناظرہ کیا کریں :

ترجمہ :- اے بنی آپ اپنے ہاتھ کو کٹا دے نہ کیجئے۔ پورا کٹا دے کرنا درت آپ ملامت کٹر ہوئے عاجز ہو کر بیٹھ جائیں گے۔

شیعوں کی طرح قرآن کو بگاڑنا ہو۔ تو ہاتھ کھولنے کی ممانعت پر اس آیت سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک قرآن مجید کے معنی بگاڑنا کفر ہے۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ خدا نے اس آیت میں حد سے زیادہ سخاوت سے جو فضول حسرتی کی حد میں داخل ہو جائے ممانعت فرمائی ہے۔

شیعوں کی معتبر کتاب جامع عباسی بست بابی مطبوعہ نول کشور ص ۵۸ میں نماز کی سنتوں کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "زنی سنت یہ ہے کہ عورت اپنے دونوں ہاتھوں کی ہڈیوں کو اپنے پستان پر رکھے۔" کرم حین بھکرو دی کے فتویٰ کے مطابق شیعہ عورتیں ملحوں۔ یہودی اور فاسق قرار دی جاسکتی ہیں۔ قرآن مجید میں کسی جگہ عورتوں کے لئے اقامت فی الصلوٰۃ کا علیحدہ طریقہ مذکور نہیں ہے۔

**قرآن مجید سے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت**  
شیعوں کا یہ مطالبہ ہے کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت قرآن مجید سے ہی دیا جاتا ہے۔

تو ہم بارہ آیات نقل کرتے ہیں۔  
پہلی آیت :- **وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ** (پارہ ۲۸ ص ۱۵) ترجمہ فرمانبردار کرو اللہ کی اور فرمانبردار کرو اس کے رسول کی۔  
دوسری آیت :- **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ فَاَتَّبِعُوْنِیْ** (پارہ ۳ ص ۱۱) تو کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی۔ تو میری راہ چلو۔

تیسری آیت :- **اَنزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ** (پارہ ۱۳ ص ۱۲) اور انا ہم نے طرف تیرے ذکر کو تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگوں کے۔

چوتھی آیت :- **وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** (پارہ ۳۱ ص ۱۹) (واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی)

پانچویں آیت :- **مَنْ لَّيْشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى**

يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ بُولَهُ مَا تَوَلَّى وَنُصْلَهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (پارہ ۵۴ ع ۱۳)

ترجمہ :- اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی اُس پر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ کے سولے ہم اُن کو حوالے کریں وہی طرف جو اُس نے پکڑی اور ڈالیں اُس کو دوزخ میں اور بہت بُری جگہ پر چھٹی آیت :- وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا (پارہ ۲۸ ع ۴)

اور جو کچھ دیے تم کو رسول پس لے لو اُس کو اور جو کچھ منع کرے تم کو اس سے پس باز رہو۔ ساتویں آیت :- فَلَا دَرَبَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (پارہ ۵۴ ع ۴) سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں جو جگہ اٹھے آپس میں)

آٹھویں آیت :- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الَّذِيْ يُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ تَعْلَمُوْا تَعْتَدُكَ (پارہ ۹ ع ۹) آپس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے جو نبی ہے اُسی وہ جو ایمان لاتا

ہے ساتھ اللہ کے اور باتوں اس کی کے پیروی کرو اُس کی تم تاکہ راہ پاؤ تم) نویں آیت :- يَتْلُوْهُ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (پارہ ۲۸ ع ۱۱) پڑھتا ہے اور پر امن کے نشانیاں اعلیٰ اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب و حکمت۔

دسویں آیت :- وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لَيِّسَيْنِ لَهُمُ الَّذِي اٰخْتَلَفُوْا فِيْهِ (پارہ ۱۴ ع ۱۴) اور ہم آپ پر یہ کتاب صرف اس واسطے نازل کی تھی کہ اختلاف کرے ہیں (ہے جن امور (دین) میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں) آپ ان لوگوں پر اس کو ظاہر فرما دیں۔

مذکورہ بالا آیات میں خداوند کریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت - اتباع اور آپ کے

اسوہ حسنہ کی پیروی کا حکم فرمایا ہے۔ آپ کے حکم کی تعمیل فرض قرار دی ہے۔ اور فرمایا ہے تنازعات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نبائے بغیر انسان ایماندار نہیں کہلا سکتا۔ ہدایت کا ذریعہ صرف اتباع سنت میں ہی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کیلئے کتاب و حکمت کے معلم تھے۔ اور قرآن کو کھول کر بیان کرنا آپ کے فرائض میں داخل تھا۔

ان احکام قرآن کو سامنے رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر نظر کرتے ہیں۔ تو احادیث میں ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ باندھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ لہذا قرآن کی ان دس آیات سے ثابت ہے کہ نماز ہاتھ باندھ کر ادا کرنی چاہئے۔

### احادیث

۱، روایت ہے وائل بن حجر سے انہ راى النبى صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلوة كبر ثم التفت بشوبه وضع يده اليمنى على اليسرى (رواه مسلم) ترجمہ تحقیق اس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اس وقت کہ داخل ہوتے نماز میں۔ تبسیر کہی۔ پھر ڈھانک لئے ہاتھ کپڑے اپنے میں۔ پھر رکھا دہنا ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر۔

۲، عن سهل بن سعد قال قال كان الناس يؤمنون ان يضع الرجل اليد اليمنى على ذراع اليسرى في الصلوة (رواه بخاری)

ترجمہ سهل ابن سعد فرماتے ہیں کہ لوگ حکم کئے جاتے تھے۔ یہ کہ رکھے آدمی ہاتھ داینا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے نماز میں۔

۳، عن قبيصة بن حطب عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فيأخذ شماله بيمينه (رواه الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ قبیصہ بن حطب سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ کے کہما۔ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بائیں ہاتھ اپنا ساتھ دائیں کے

گیارہویں آیت :- قوموا للہ قانتین ۔

اس آیت میں خدا کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہونے کی تاکید ہے ۔ ادب سے کھڑے ہونے کا طریقہ دنیا میں صرف ایک ہی رائج ہے ۔ مغربی فیشن کے ہم پابند نہیں ۔ اسلامی تہذیب میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ادب سمجھا جاتا ہے ۔ دست بستہ کا محاورہ اردو زبان میں رائج ہے ۔ کسی جگہ ایک سنی اور ایک شیعہ اکٹھے نماز پڑھ رہے ہوں یعنی نہایت ادب سے احکم الحاکمین کے دربار میں دست بستہ کھڑا ہوگا ۔ مگر شیعہ صاحب اگر اکر ایسے کھڑے ہونگے ۔ جیسے کبیرہ کے سلتے نوٹو ٹکچو لانے کے لئے کھڑے ہیں ۔ اجنبی آدمی کسی طرح بھی اُس کو حالت نماز میں نہ سمجھے گا ۔ پس اس آیت سے ثابت ہے کہ خدا کے سامنے دست بستہ عاجزی کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے ۔

بارہویں آیت ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورہ کوثر) ترجمہ پس اپنے رب کی نماز پڑھ اور ہاتھ باندھ لے ۔ اس آیت کی تفسیر میں باب مدنیۃ العلم حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وانحر سے مراد حالت نماز میں ہاتھ باندھنا ہے ۔ تفسیر کبیرہ جلد ۸ صفحہ ۱۲ میں ہے ۔

در روی عن علی ابن ابی طالب انه فسر هذا الخبر بوضع الیدین علی النحر فی الصلوۃ وقال رفع الیدین قبل الصلوۃ عادة المستحیر العائذ وضعهما علی النحر عادة المخاضع الخاضع ۔

اسی طرح معالم التنزیل میں ہے ۔ وعن ابن عباس قال فصل لربک وانحر قال وضع الیمین علی الشمال فی الصلوۃ عند النحر ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جلیل القدر صحابہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائیوں سیدنا علیؑ اور سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بالاتفاق یہی روایت ہے ۔ کہ وانحر میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے ۔ عربی نخت کی مستند کتاب قاموس ص ۳۳۲ میں نحر کے معنوں میں لکھا ہے ۔ الرجل فی الصلوۃ انتصب ووقف صلیا او وضع یمینہ علی شمالہ ۔ لہذا روایت اول نخت ہر دوسے یہی معنی ثابت ہے ۔

محبتان علی علیہ السلام کے لئے صرف اسی قدر بیان کافی ہے۔ مگر مزید اطمینان کیلئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک اور ارشاد نقل کیا جاتا ہے۔

عن ابی جحیفۃ ان علیا قال من السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوۃ } ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ نمازیں تحت السر (رفاء ابو داؤد) ناف کے نیچے ہاتھ رکھا جائے (ابو داؤد)

## احتذار

اس رسالہ کے لئے برق آسانی کی دو کاپیوں کی کتابت کرائی گئی تھی۔ افسوس ہے کہ کاتب صاحب کی غفلت سے کاپیاں گم ہو گئیں۔ اس لئے دوج نہ ہو سکیں۔ نہرت مضامین میں برق آسانی کا عنوان درج ہو چکا تھا۔ انشاء اللہ آئندہ ماہ رسالہ میں کم از کم ۳۲ صفحات برق آسانی کے لئے وقف کئے جائیں گے۔ منیجر

## قادیان نمبر

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء کا رسالہ قادیان نمبر کا نکالا جائے۔ اہل قلم حضرات کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد مضامین ارسال فرمائیں اور قادیان نمبر کو کامیاب بنانے کیلئے امداد دیں۔ دسمبر میں میرزا یوں کا قادیان میں ملانہ جلسہ ہوا کرتا ہے۔ اس لئے میرزا یوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے یہ نمبر کئی ہزار میں طبع کرائے کا ارادہ ہے۔ جو صاحب زیادہ تعداد میں نمبر طلب کرنا چاہیں وہ اپنے عندیہ سے مطلع فرمائیں۔ جدا احباب و خادمان اسلام کا خاص ہے۔ کہ اس نمبر کو کافی تعداد میں ہر جگہ فروخت کرنے میں مدد دیں۔ منیجر

ضروری گزارش: جن حضرات کی میعاد ختم ہو چکی ہو یا جو کم جلد از جلد در چندہ تبریر ہوئی آرڈر ارسال و کار عنوان فرمایں ورنہ رسالہ آئندہ فی حدیثی علی ارسال خدمت ہوگا۔ منیجر



# ظفر وال میں عیسائیوں کو مناظرہ میں شکست عظیم

قصہ ظفر وال میں عیسائیوں کا ایک جلسہ ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ جون کو منعقد ہوا۔ اس میں پادری عبدالحق صاحب مقرر تھے۔ پہلے دن صحت بائبل - دوسرے دن اثبات التئیس تیسرے دن نجات موضوع تقریر تھے۔ چونکہ اشتہار میں لکھا تھا کہ بعد از تقریر ہر مذہب کے علماء کو ایک ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کیلئے وقت دیا جائے گا اس لئے مسلمانوں کی طرف سے مولانا محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد ظفر وال منتخب ہوئے۔ پادری صاحب کے ساتھ ہر سہ روز میں جو گفتگو ہوئی۔ اس کا خلاصہ بغرض افادہ عامۃ المسلمین رسالہ شمس الاسلام میں درج کیا جاتا ہے۔

محمد کا و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ الفخیم  
پہلے دن صحت بائبل پر تقریر تھی۔ پادری صاحب مذکور نے اس موضوع پر تقریر کیا  
سوا گھنٹہ تقریر کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

آج کل جو شہور ہے کہ بائبل محرف ہو گئی ہے۔ اس میں سے آئیں نکال دی گئی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہ غلط فہمی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کچھ پہلے زمانہ میں کتابت کیلئے اتنے سامان نہ تھے۔ جو آج کل ہیں۔ اور نہ لکھنے کا یہ طریق تھا۔ بلکہ جس زمانہ میں بائبل لکھی گئی تو اس طرح کہ کتاب ایک لمبے سے صحیفے پر بائبل لکھتے جاتے تھے۔ اور جو کوئی تفسیری نوٹ ہوتا تھا۔ وہ بھی اسی سیاہی سے سطروں کے درمیان یا حاشیہ پر بغیر کسی امتیاز کے لکھ دیتے تھے۔ بعد میں جب کسی نے ان صحیفوں کی نقل کی۔ تو ان تفسیری فقرہ کو بھی اصل متن میں سے سمجھتے ہوئے داخل متن کر دیا۔ اور اسی طرح وہ صحیفے شائع ہو گئے۔ بعد میں جب ان نسخوں کو کسی پرانے صحیفے سے ٹکرایا۔ تو کچھ زیادتی معلوم ہوئی جس کی وجہ میں بیان کر چکا ہوں۔

محققین نے بھی تحقیق کرنے کے بعد یہی سبب معلوم کیا۔ کہ کچھ کاتبوں نے حواشی اور تفسیری فقرات کو اصل متن میں شامل کر دیا ہے۔ اس لئے علماء مسیحیہ

نہایت تحقیق کے ساتھ اُن تفسیری فقرات اور حواشی کو اصل متن سے جدا کیا۔ مگر اُن زائد عبارتوں کو نکالا نہیں۔ بلکہ ایک امتیازی نشان دیکر حاشیہ پر لکھ دیا۔ بعد ازیں علمائے متاخرین نے ان حواشی کو بھی نکال دیا تاکہ اشتباہ کا امکان ہی نہ ہے۔ اس طرح چھانٹتے چھانٹتے اب صرف بائبل کی اصلی عبارت رہ گئی۔ اور وہ قدیمی نسخہ جو صحیح اور خالص شمار کیا جاتا تھا جس کے ساتھ بائبل کو مطابق کیا گیا۔ ڈسکین ہے۔ اور موجودہ نسخے جو اب ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ اُسی قدیمی نسخہ ڈسکین کے مطابق ہیں۔ باقی نسخے مخلوط ہیں۔ پس اصل بات یہ ہے۔ کہ بائبل میں سے وہ زائد حواشی اور تفسیری فقرات نکالے گئے نہ کہ اصل آیتیں۔ مگر کم فہم لوگ یہ سمجھ بیٹھے کہ آیتیں نکال دی گئیں۔

پھر پادری صاحب نے یہ کہا کہ محققین علمائے مسیحیہ نے حضرت عثمان کی طرح یہ نہیں کیا۔ کہ قرآن شریف کو مرتب کر کے پچھلے نسخوں کو جلا دیا۔ بلکہ جب بائبل کی تصحیح شروع کی تو پچھلے تمام نسخوں کو محفوظ رکھا۔ تاکہ دوبارہ بارہ تحقیق ہو۔ اور بائبل کی مکمل تصحیح ہو جائے۔ جب پادری صاحب نے یہ الفاظ کہے تو مولانا نے اُسی وقت اُنہیں روک کر مطالبہ کیا۔ کہ پادری صاحب! یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے نسخے جلا دیئے۔ تو پادری صاحب نے کہا کہ ہمارے کتابوں میں لکھا ہے۔ اور کہاں لکھا ہے۔ تو مولانا نے پوچھا۔ کہ کتاب ہی کا تو نام پوچھتا ہوں۔ اور میرا مطالبہ کیا ہے۔ تو کہنے لگے۔ کہ اچھا آپ لکھیں گے۔ کہ ہماری کسی کتاب میں یہ مذکور نہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے سابقہ نسخے جلا دیئے۔ اگر پادری صاحب دکھادیں۔ تو مبلغ ایک صد روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ پھر مولانا نے دورانِ گفتگو میں کئی دفعہ مطالبہ کیا۔ کہ پادری صاحب! حوالہ دکھائیے اور نقد انعام لیجئے۔ مگر پادری صاحب ادھر آئے ہی نہیں۔ دوسرے دن پادری صاحب کے کمپ پر بھی رقعہ بھیج کر مولانا نے حوالہ مذکور طلب کیا۔ مگر جواب ہی نہ آیا۔ خیر قصہ مختصر تقریر ختم ہوئی۔ بنیادِ خیالات کا وقت آیا۔ پانچ منٹ سوال کیلئے اور پانچ منٹ

جواب کیلئے مقرر ہوئے۔ مولانا نے فرمایا کہ پادری صاحب نے کہا ہے کہ موجودہ بائبل جو ہمارے ہاتھوں میں ہے یہ اُس قدیم صحیح نسخہ وٹیکن کے مطابق ہے جو کہ بالکل خالص ہے۔ اس کے علاوہ باقی نسخوں میں کاتبوں نے آمیزش کر دی، لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وٹیکن نسخہ جس کی صحت کے متعلق پادری صاحب و ثوق ظاہر کر رہے ہیں غلط اور محرف ہے۔ کیونکہ بقول پادری صاحب موجودہ نسخہ جو اس وقت ہمارے پاس ہے۔ اُس نسخے کے بالکل مطابق ہے پس اگر میں اس نسخے کو محرف اور غلط ثابت کر دوں۔ تو اس کا معنی یہ ہے کہ وہ قدیمی نسخہ جو اس کے بالکل مطابق تھا۔ غلط اور غیر صحیح ہے۔ چنانچہ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

۱۔ (۱) اما دجی الرب فلا تذکرہ اذ قد حرفتم کلام الاله یرمیاہ ۲۳ یعنی یرمیاہ نبی فرماتے ہیں کہ دجی الہی کا تو تم میرے آگے ذکر ہی نہ کرو۔ کیونکہ تم نے اس کو محرف کر دیا ہے۔ دیکھیے بائبل خود شہادت دے رہی ہے کہ مجھے لوگوں نے محرف کر دیا ہے۔

(ج) بائبل میں کئی باب الحاقی ہیں اور جس المہامی کتاب میں الحاق اور آمیزش ہو وہ قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ ذیل کی آیات سے ظاہر ہے۔  
 • سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے مطابق موسیٰ کی سر زمین میں مر گیا۔ اور اُس نے اُسے معتاب کی ایک وادی میں گاڑا۔ پر آج کے دن تک کوئی اُس کی قبر کو نہیں جانتا۔ اور موسیٰ مرتے سے وقت ایک سو بیس برس کا تھا۔ ... کہ نہ اُس کی آنکھیں دھندلائیں۔ نہ اُس کی نازگی جاتی رہی۔ سو بنی اسرائیل موسیٰ کیلئے معتاب کے میدان میں تیس دن تک روتے رہے۔ ... اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اُٹھا۔ استثنا ۳۲

ظاہر ہے کہ یہ موسیٰ کی کتاب ہے۔ اگر یہ المہام موسیٰ پر نازل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عبارت بتا رہی ہے کہ موسیٰ کے مرنے کے بعد کسی اور نے بطور تاریخ لکھی ہے

چنانچہ ڈاکٹر آدم کلارک اپنی تفسیر جلد اول میں لکھتے ہیں۔ کہ موسیٰ کا کلام پہلے باب  
پر ختم ہو گیا۔ اور یہ باب موسیٰ کا کلام نہیں۔ اس مقام پر بعض علمائے یہود نے ایک  
حاشیہ لکھا ہے جو قبول کرنے کے لائق ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ اکثر مفسرین  
نے کہا ہے۔ کہ کتاب استثنا اس الہامی دعا پر ختم ہوئی۔ جو موسیٰ نے بارہ گروہوں  
کے لئے لکھی ہے۔ اور یہ باب ستر مشایخ نے موسیٰ کے مرنے کے بعد لکھا۔ تفسیر  
ہنری اسکاٹ میں ہے۔ موسیٰ کا کلام پہلے باب پر تمام ہو گیا۔ اور یہ باب کسی کا طوطا  
ہے۔ اب وہ ملانے والا یسوع ہو یا سوائس ہو یا عزرا ہو یا کوئی اور ہو۔ بعد ان کے  
ٹھیک دریافت نہیں ہوا۔

(رج)، اسی طرح مندرجہ ذیل ابواب الحاقی ہیں جن کے الحاق کرنے والا معلوم نہیں  
کون ہے۔ ۲۷ شروع ۲۹ عزرا ۱۱۱۔ ۵۲ تمام یوحنا ۱ سے ۱۱  
(۲)، بائبل میں اختلاف اور تناقض ہے۔ اور جس کتاب میں تناقض ہو  
وہ الہامی نہیں ہو سکتی چنانچہ

(۱)، ساؤل نے خدا سے مشورہ پوچھا۔ پر جواب کسی صورت میں نہ آیا سیموئل ۲۸  
اس کے خلاف ساؤل نے خدا سے مشورہ نہ پوچھا اتوارخ ۱۵  
(۲)، یہووا نے روپیہ واپس دے دیا۔ متی ۲۷۔ اس کے خلاف اس روپیہ سے  
اس نے کھیت مول لیا اعمال ۱۸

(رج)، انسان کو حیوانات کے بعد پیدا کیا۔ پیدائش ۱۔ اس کے خلاف  
انسان حیوان سے پہلے پیدا ہوا۔ پیدائش ۲۔  
(۳)، بائبل میں جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور جھوٹ بولنا خدا کا کام نہیں پس  
بائبل الہامی نہیں۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے۔

(۱)، تاکہ جو نبیوں کی موت کہا گیا تھا۔ وہ پورا ہو کہ وہ تاصری کہلائیگا۔  
کسی عہد عتیق میں دکھاؤ۔ کہاں یہ عبارت لکھی ہے۔  
(۲)، اس وقت یرمیاہ نبی کی موت کہا گیا تھا۔ وہ پورا ہوا کہ جس کی

ٹھہرائی گئی تھی۔ انہوں نے اس کی قیمت کے چوبیس روپے لے لئے۔ یرمیاہ  
 نبی کی کتاب سے یہ حوالہ دکھاؤ۔

جب مولانا یہاں تک پہنچے تو وقت ختم ہو گیا۔ اب پادری صاحب جواب  
 دینے کے لئے جن کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس جزو کا پادری نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس کو ٹیج بھی نہ کیا۔

(۲) اس کے متعلق پادری صاحب نے تسلیم کر لیا۔ کہ یہ الحاقی ہے۔ مگر یہ الحاق

اور باقی الحاقات الہامی ہیں۔ اور یہ الحاق یوشع نبی نے بذریعہ الہام کیا ہے۔

اسی طرح ہرنی کے کلام کے بعد اس نبی کے بعد آنے والے نبی نے الہام سے

الحاق کر دیا۔ مسلمانوں میں بھی سورہ فاتحہ کے جزو قرآن ہونے کے متعلق اختلاف

دہا، اس سوال کی ہر ایک جز کو پادری صاحب نے حل نہیں کیا۔ صرف لا اور

ب کی ایک رکیک سی تاویل کی اور سبک کو دھوکہ دیتے ہوئے دونوں آیتوں میں

تطبیق کرنی چاہی۔ مگر مولانا نے اٹھکر اصل اعتراض کو صاف پیش کر کے پھر مطالبہ کیا۔

کہ اب تطبیق کرو جس کا کوئی جواب پادری صاحب سے نہ بن آیا۔

پھر اس سوال کا پادری صاحب نے مطلق جواب نہیں دیا۔

پہلے سوال کے جواب جزو ب میں جو پادری صاحب نے کہا کہ اس کو یوشع نبی

نے الحاق کیا ہے تو مولانا نے کہا کہ یہ میرے پاس یوشع نبی کی کتاب ہے۔ اس میں

یوشع نبی کا قول دکھاؤ۔ کہ باب استشا کے آخر میں میں نے الحاق کیا ہے۔ نیز آپ

نے یوشع کا نام پیش کیا ہے۔ میں کہتا ہوں عزرائی نے کیا ہے۔ اور بعض مفسرین

کہتے ہیں ستر مشائخ نے کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ الحاق کرنے والے کا پتہ نہیں

کون ہے۔ پس جب تک قطعی طور پر الحاق کرنے والے کا پتہ نہ ملے۔ اور یہ پتہ نہ ملے

کہ الحاق کرنے والا نبی ہے یا کوئی دوسرا تب تک کیونکر بائبل کی صحت کا اعتبار

ہو سکتا ہے جس دستاویز میں ایک حرف بھی زائد ثابت ہو جائے وہ ساری

کی ساری دستاویز ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہوتی ہے۔ تو جس

الہامی کتاب میں باب کے باب الحاقی ہوں اور الحاق کرنے والا معلوم نہیں کون ہے اس کتاب کا کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے۔

اور یہ جو یادری صاحب نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں بھی سورہ فاتحہ کے جزو قرآن ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے؟ یادری صاحب! حضرت عثمان کے واقعہ کی طرح یہ واقعہ پیش کر کے آپ نے پہلک کو سخت دھوکہ دیا ہے۔ اگر آپ ہماری کسی کتاب سے یہ دکھادیں۔ کہ سورہ فاتحہ کے جزو قرآن ہونے کے متعلق مسلمانوں کا اختلاف ہے۔ تو مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیا جائیگا۔ (مبلغات نکال کر میز پر رکھ دیئے) بار بار بڑے زور سے مطالبہ کیا مگر یادری صاحب خاموش تھے۔ اور خواہ مخواہ بے دلیل بات منہ سے نکال کر ذلیل ہوئے۔

دوسرے دن تشلیت موضوع بحث تھا۔ یادری صاحب نے بدستور سابق تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔  
کوئی وحدت کثرت سے خالی نہیں۔ ہر وحدت کے مفہوم میں کثرت ہے۔ وحدت محض کوئی چیز نہیں۔ جو بھی وحدت پیش کرو۔ میں اس میں کثرت ثابت کر دوں گا۔ بلکہ وحدت بمقابلہ کثرت ہے اور کثرت بمقابلہ وحدت ہے۔ گویا دونوں اضافی چیزیں ہیں۔ پس خدا واحد محض نہیں۔ بلکہ ذات کے لحاظ سے تو ایک ہے بے مثل بے نظیر بے سہیم ہے۔ صفات کے لحاظ سے بے حد ہے۔ محل صفات کے لحاظ سے تین ہیں (اس کے ثبوت میں بہت سی مثالیں پیش کیں) ہم توحید ذاتی کے قائل ہیں۔ چنانچہ ہمارا اعتقاد ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنی خدا اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ مگر محل صفات کے لحاظ سے وہ تین ہیں (تقریر تو بڑی لمبی تھی۔ مگر اس کا خلاصہ یہی ہے)

مولانا المکرم نے اس تقریر پر مندرجہ ذیل اعتراض کئے۔ اور اعتراضات پہلے یادری صاحب کے ایک مخالف کو ذور فرمایا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:-

(باقی آئندہ)

# مِنْ أَنْصَارِ إِلَى اللَّهِ

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی امداد کیلئے ہاتھ بڑھائیے  
 اسکے رکن بنکر اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے عرصہ چار سال سو چھ جماعت نہایت حاصل  
 کیے گئے مگر عمل میں نہ تھی تعجب کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم عزیزیہ قائم ہے بلواری سالہ  
 قمری الاسلام اور مبلغین کے ذریعے احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جاہل  
 مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرنے اور انہیں داخلہ فیض و مرزائیت کو وام تزویر  
 نجات دلانے کیلئے نہایت سرگرمی سے کام لیا جا رہا ہے۔ بھیرہ میں ایک عالی شان فنی کتب خانہ  
 (لاٹیری) کا قیام نیز تجزیے و مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھیے۔ سالہ  
 شمس الاسلام کا خریدار بننا یا اس کی اشاعت وسیع کرنے میں امداد دینا ایک سلامتی خدمت و مسلمانوں  
 کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف و حیلہ از حیلہ سبکدوش کر دیں حزب الانصار  
 کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں۔ صرف طباعت و کتابت و کاغذ کے مصارف پورے کر کے  
 کیلئے جدوجہد سے کام لینا پڑنا ہی یقین جانئے کہ رسالہ کا ہرہ کسی جگہ جانا ایک مکمل عالم مبلغ  
 اور متاثرہ کے جانشین برابر ہے۔ کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل دیہہ  
 اہل محلہ چندہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کرادیں ایسے ایساں سبب کا فرض ہے کہ رسالہ  
 کے مضامین مسلمانوں کو براہ آگاہ کر دیا کریں مندرجہ ذیل تبلیغی کتب و فتر رسالہ شمس الاسلام  
 بھیرہ سے مل سکتی ہیں۔

**حقیقت شیعہ**

یعنی ہندستان کے صدیہ علماء کا متفقہ فتویٰ و بارہ گم پنجاب و لاہور

علم حجاز کلچر سنیتیہ یا مروشی یا مرزائی قیمت ۵

روایتی عشر نہایت مکمل کتابت علی

مسائل زکوٰۃ عمدہ طریقہ

سے بیان کی گئی ہیں۔

علاوہ ازیں ہر قسم کی کتب پنج

میں ازلیہ قیمت دو آنہ

**فتاویٰ اجنباب الحنفیہ**

میں

باز

در و کتابت

میں ازلیہ قیمت دو آنہ



# دست عمل

نیکوئی ۴۰ غنیمت شمارت ۴۰ زان بشیرتہ ۴۰ خلیوں نماز

حزب الانصار کے مقاصد اغراض طریقہ عمل سرورق نہا پر درج ہیں مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ سچ  
 کہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کے ہیں یا نہیں۔ اگر میں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس حدت  
 میں حسب توفیق حصہ لے۔ ذیل کے طریقوں سے آپ اس اسلامی لپٹے کی تمیاری فرما سکتے ہیں۔  
 ۱۔ اپنی ہوا پر آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر کر دیں جہاں بہا بہا حزب کو پہنچتا ہے۔ نیز اس کے رکن بن کر اور  
 دوسرے کو رکن بننے کی ترغیب دینا اس حلقہ کار وسیع کیجئے (۱) اپنی زکوٰۃ صدقہ و خیرات اگر ب  
 نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم عزیزیہ کے غریب نادار طلباء اور یتیم لاوارث بچوں کیلئے عطا فرمائیں  
 جتنی تعلیم و تربیت خوراک ریش کا وہ حزب الانصار نے رکھا ہے (۲) ماہیوری سالہ اس  
 کے خریدارین کے حزب الانصار کو اس کے مالی مصارف سے سبکدوشی میں امداد دیجئے۔ نیز رسالہ کی  
 اشاعت وسیع کرنے کیلئے سنی جائے۔ کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جس میں سالہ نہ جاتا ہو یقین  
 باؤ کہ رسالہ کا ہر ماہ کسی جگہ جانا ایک کل عالم مبلغ اور مناظر کے جائیکے برابر ہے۔ (۳) یتیمی۔  
 مساکین غریب کا وارہ علم سچے جہاں ملیں ان کو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ  
 میں بھیج دیں تاکہ بڑی صحبت کے اثر سے بیکر اسلام کے سچے خادم بن سکیں (۴) اپنے  
 بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کیلئے دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں بھیج دیں۔ چار سال میں  
 یہ وہی قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ اما ان مساجد کو مجبور کریں کہ وہ  
 خود تعلیم حاصل کریں اور اپنے بچوں کو چار سالہ نصاب کی تکمیل کیلئے بھیرہ میں بھیج دیں۔ اہل  
 محضر رسالہ کی قلبی اعانت و دینی نہ فرمائیں۔ ورنہ محضر حضرات کا فرض ہے کہ کتابیں اپنے  
 اس پر خرید کر کتب خانہ حزب الانصار کیلئے وقف فرمائیں۔ کہ یہ صدقہ جاریہ کا کام دیکھیں جن  
 جن کتب کی ضرورت ہے وہ بذریعہ استفادہ معلوم کریں (۵) اپنے علاقہ میں غیر مذہب کی  
 تبلیغی جدوجہد و مکر کا افسوس مطلع فرماتے رہا کریں۔ اور اگر ضرورت ہو تو حزب الانصار کے  
 مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جاسکے انعقاد کا انتظام کریں (۶) اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں تو شمس